

اُتنا ہی ہوتا جاتا تھا اسلام سربلند
تکبیر جتنا جھکتے تھے خنجر کے سامنے

گلدستہ مجموعہ سلام سنہ ۱۹۴۱ء

بخدمتِ امام

جو مسالمہ منعقدہ ۱۶؍ فروری سنہ ۴۱ء بمقام عزاخانہ شاہ گنج آگرہ

بصدارت عالیجناب خاں صاحب نواب محمد اقبال احمد خاں بی اے پی سی ایس سٹی مجسٹریٹ آگرہ
میں
پڑھے گئے

مرتبہ
سید غلام علی احسن وکیل سکریٹری بزمِ ادب شاہ گنج آگرہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا سالانہ مسالمہ شاہ گنج آگرہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ الحمد للہ و المنۃ کہ بزم ادب شاہ گنج آگرہ کا چوتھا مسالمہ بروز یکشنبہ ۹ ار فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ عزا خانہ شاہ گنج میں منعقد ہوا۔

صدارت کے لئے بمشورہ پیرزادہ حاجی شیخ عزیز الدین صاحب و مولوی انوار المحسن خاں صاحب لودی بی۔اے۔ ایل ایل بی وکیل، عالیجناب خاں صاحب مولوی نواب محمد اقبال احمد خاں پی سی ایس سٹی مجسٹریٹ آگرہ منتخب ہوئے۔ اور جناب نواب صاحب موصوف نے منظور بھی فرما لیا۔

تقریباً دو سو خطوط شعراء حضرات مقامی و بیرونجات کی خدمت میں روانہ کئے گئے اور عام اطلاع بذریعہ سرفراز، وحدت، انقلاب، آگرہ اخبار دیدی گئی تھی۔

تقریباً دو سو دعوت نامہ جات برائے شرکت مسالمہ حکام و رؤساء و عمائدین شہر آگرہ کی خدمت میں بھیجے گئے اور عوام کی اطلاع کے لئے عشرۂ محرم میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ مسالمہ سے تین روز قبل بڑے بڑے پوسٹرس کل شہر آگرہ میں چسپاں کرا دئے گئے تھے۔

حضرات شعرا بیرونجات میں جناب سید محمد ابراہیم صاحب خلیل متھراوی جناب گیان پرکاش کلکٹرشٹکوہ آبادی سید آل نبی صاحب نظر ایم ارشاد حسین صاحب سکریٹری بزم ادب بھرتپور۔ جناب شوکت حسین صاحب قنبر بریلوی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اور مقامی شعرا میں مولوی خادم علیخاں صاحب اخضر۔ جناب شکور احمد صاحب رعنا، منشی بالکشن داس صاحب باغ۔ جناب حکیم اسحاق خانصاحب رسوا۔ مولوی مشتاق حسین صاحب شوق چاندپوری پریسیڈنٹ سیماب لٹریری سوسائٹی آگرہ۔ و جناب شنکرلال صاحب وفا۔ جناب لچھمی نراین صاحب سخا بی۔ اے۔ سید مصطفٰے حسین صاحب مصطفٰے۔ سید ابوحامد صاحب مضطر۔ حاجی علی محمد خاں صاحب ندا اکبرآبادی و سید علی حسین صاحب عندلیب قابلِ ذکر ہیں۔

جناب علامہ سید ابوالحسن صاحب جرم اعظم گڈھی۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب تمنا رودہیاسی۔ کنور سید قاسم علی خاں صاحب شمیم پنڈراولی۔ مولوی ولی الدین صاحب فتحپوری و سید شبیر حسین صاحب کلیم فیض آبادی نے اپنی معذوریِ شرکت سے تحریر فرمائی اور سلام بغرضِ مسالمہ بھیجے تھے۔ جو کہ پڑھے گئے۔

حضرات شرکایانِ مسالمہ میں حاجی مولوی انعام علی صاحب عباسی انجنیر۔ سوامی دشوا نند صاحب و جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی۔ جناب طاہر فاروقی صاحب پروفیسر آگرہ کالج۔ سیٹھ الہ دین صاحب تاجرِ چرم۔ جناب خورشید حسین صاحب انجنیر۔ مسٹر ابن حسن زبیری۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل۔ سید مصطفٰے حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ میر فیاض احمد صاحب وکیل بھرت پور۔ مفتی احتشام علی صاحب۔ و مولوی منظور الزماں صاحب

فاروقی اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر۔ جناب سید محمد رضی صاحب بی۔اے۔حاجی سید ناصر علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ ہنر۔سید آل مصطفےٰ صاحب تحصیلدار پنشنر۔سید علی جان صاحب متولی وقف۔حاجی میر نیاز علی صاحب۔جناب خلیل الدین صاحب زمیندار موضع مئو۔مولوی نعیم الدین احمد صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی۔مولوی کلیم الدین صاحب بی۔اے ایل ایل بی۔مولوی مسعود احمد صاحب صدیقی بی۔اے ایل ایل بی وکلا۔سید بشیر حیدر صاحب تحصیلدار پنشنر۔مولوی عبدالمجید خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پنشنر وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابلِ تذکرہ ہیں۔

حاضرین کی تعداد کسی حالت میں ایک ہزار بارہ سو سے کم نہ تھی۔تمام عزاخانہ بھرا ہوا تھا۔اس سال کمی جگہ کی وجہ سے عزاخانہ میں زنانہ انتظام نہ تھا۔بلکہ عزاخانہ کے عقب والے سید محمد طیب صاحب کے مکان میں زنانہ انتظام تھا۔اندرونِ مکان لاؤڈاسپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔آگرہ میونسپلٹی سے ریڈیو۔مائیکروفون ولاؤڈ اسپیکر جناب چیرمین صاحب کی مہربانی سے مل گئے تھے۔جن کے ہم نہایت شکرگزار ہیں۔

ساڑھے دس بجے مسالمہ تلاوتِ کلام مجید سے شروع ہوا۔مولوی عبدالحکیم صاحب نے بخوش الحانی تلاوتِ کلام مجید فرمائی اور سامعین نے کھڑے ہو کر سنا۔پریسیڈنٹ صاحب بسبب عدیم الفرصتی اس وقت تشریف نہ لا سکے۔چونکہ سلام بہت زیادہ تھے۔اس لئے مولوی سید محمد رضی صاحب بی۔اے۔سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اٹاوہ وسب رجسٹرار پنشنر صدر تجویز ہوئے۔ڈیڑھ بجے تک سلاموں کا سلسلہ

جاری رہا۔ اور آدھ گھنٹے کے لئے بغرض نماز و حوائج ضروری مسالمہ بند کر دیا گیا۔ اس درمیان میں باہر کے حضرات شعراء و سامعین کو کھانا منجانب بزم ادب کھلایا گیا۔ اور عوام کی تواضع چائے۔ سگریٹ۔ پان و حُقّہ سے کی گئی۔

ٹھیک دو بجے دوسری نشست شروع ہو گئی اور جناب پریسیڈنٹ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ۱۶؍ فروری سنہ ۴۱ء کو اتفاق سے یو۔پی میں یوم تعلیم تھا اس لئے تمام افسران و مدرسان پروفیسر صاحبان یوم تعلیم کی وجہ سے وہاں مصروف تھے۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ یہ جلسہ بزم ادب ہے اور زیادہ تر شعبۂ تعلیم کے حضرات شریک ہوتے ہیں۔ یہ جلسہ مسالمہ کامیاب نہ ہو سکے گا۔ لیکن مجمع اس قدر کثیر تھا۔ اور سلام اس قدر تعداد میں تھے کہ کل پڑھے بھی نہ جا سکے۔

جناب صدر بمشکل دو گھنٹے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور اُن کو دوسرے جلسوں میں جانا تھا۔ لیکن اس سال کا مجمع اور شعراء کی تعداد اور عمدہ کلام نے پریسیڈنٹ صاحب کو مجبور کر دیا اور وہ ۶ ۱/۲ بجے شام تک یعنی ۴ ۱/۲ گھنٹہ جلسہ میں رہے اور کلام سنتے رہے۔ آخر میں فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ آگرہ میں ایسے ایسے شعراء ہیں اور جلسہ ایسا ہوتا ہے۔ اس جلسہ کو ترقی دینی چاہئے۔ اور مشہور شعراء بھی باہر سے اس جلسہ میں مسالمہ کے لئے بلائے جایا کریں۔

جناب پریسیڈنٹ صاحب بسبب انتظام محرم و دیگر کارہائے سرکاری کوئی تقریر نہیں تیار کر سکے۔ لیکن جو کچھ جناب نے فرمایا وہ ایسا مکمل اور جامع ہے

کہ اس کو جس قدر بڑھایا جائے بڑھ سکتا ہے۔ بلکہ غور کیا جائے تو پوری تقریر ایک مجلس ہے۔ جو ہمت افزائی میری جناب صدر صاحب نے فرمائی وہ قابلِ بیان نہیں۔ یہ بھی آپ نے فرمایا کہ ہر طرح کی اعانت کے لئے میں تیار رہوں۔ اور دیگر عائدینِ آگرہ کو بھی ترغیب دوں گا۔ آیندہ سال چونکہ تیرہ سو سال اس سانحہ کربلا کو ہو جائیں گے اس کو آل انڈیا مسالمہ کیا جائے اور مشاہیر شعرا آیندہ سال مدعو کئے جادیں۔ جناب نے جو مختصر تقریر فرمائی وہ حسب ذیل ہے۔

خطبۂ صدارت عالیجناب خانصاحب نواب محمد اقبال احمد خاں

بی اے۔ پی سی۔ ایس سٹی مجسٹریٹ آگرہ

حضرات! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھ کو یہ عزت بخشی ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی لائف دو پہلو رکھتی ہے اور ایک بہترین مسلم کی لائف کا نمونہ ہے۔ آپ کا رتبہ اور آپ کی قربانی دونوں پر غور فرمائیے۔ اور درود پڑھئے۔ عرب کا ریگستان۔ گرمی کا موسم۔ پیاس کی شدت۔ دشمنان اہلبیت کثیر تعداد میں صف بستہ چراغِ امامت کو گل کرنے پر آمادہ۔ ادھر سرورِ کائنات کے جگر پارہ حضرت علیؑ مرتضیٰ کی آنکھوں کا تارہ اور خاتون جنت کے لعل سیدنا امام حسینؑ کئی روز کے بھوکے پیاسے مقابلہ کے لئے میدان کارزار میں

جامِ شہادت پینے کے لئے تیار۔ باغِ محمدیہ کا بہترین غنچہ جو نبی کی گود میں پلا اور دوشِ نبی پر بیٹھا وقت عبادت جب آپ کی کمر پر سوار ہوا تو سجدہ سے سر نہ اُٹھاتے تھے۔ جس کا جھولا ملائک ہلاتے تھے۔ اور جن کے لئے غیب سے سُرخ جوڑا آیا تھا۔

آپ کے عزیز و اقارب شربتِ شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ حتیٰ کہ شیرخوار صاحبزادے حضرت سیدنا علی اصغر تیر کھا کر آپ کی گود میں شہید ہو چکے ہیں خیمہ اطہر میں معصوم بچے پیاس سے بیتاب ہیں۔ پانی موجود ہے۔ اعدا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ آپ یزید کی بیعت قبول فرمائیں۔ تو آپ کو پناہ مل سکتی ہے۔ ورنہ دیگر شہیدوں کی طرح شہید کر دیا جائے گا۔ آپ امتِ نانا جان کی خاطر بیعت کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوئے۔ راضی برضا رہے۔ اگر آپ بیعت یزید قبول فرما لیتے تو حضرات اسلام کا کیا حشر ہوتا۔

صاحبانِ اولاد اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اور غور فرمائیں کہ یہ قربانی کتنی بڑی قربانی تھی۔ یہ واقعہ ابتدائے آفرینش سے اب تک اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس واقعہ سے حضرت سیدالشہداء کے ایثار، استقلال، صبر، محبت، اور بہادری کا پورا ثبوت ملتا ہے۔

حسینؑ کی زندگی میں ہر مسلم کی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ آپ کے نبی کا لاڈلا نواسہ آپ کی وجہ سے قربان ہو جاتا ہے۔ حبیبِ خدا کا محبوب خاص اپنے نانا کی محبت کا حق یوں

ادا کرتا ہے۔ ان کے باغ امت کو اپنے خون سے سینچ کر ہرا کرتا ہے۔ وہ دل نہیں جس میں آپ کی محبت نہ ہو۔ وہ سینہ نہیں جس میں آپ کی الفت نہ ہو۔ مسلمانوں کی نجات کا ذریعہ محبتِ حسینؑ ہے۔ اپنے دل میں اُن کی محبت بڑھائیے۔ اور مسالمہ کی ترقی میں کوشاں رہیئے۔

ساڑھے چھ بجے تک جناب صدر صاحب مسالمہ میں رہے۔ چونکہ کام ضروری تھا اس وجہ سے پریسیڈنٹ صاحب تشریف لے گئے۔ اور جناب مولوی نظام الدین صاحب چشتی وکیل صدر منتخب ہوئے۔ جناب وکیل صاحب موصوف تا اختتام مسالمہ یعنی آٹھ بجے تک رہے۔ اسی وقت مسالمہ ختم ہوا۔ اس قدر حضرات شعراء آسئے تھے کہ بعض حضرات کو موقع پڑھنے کا نہ مل سکا۔ اگر وہ جلد نہ چلے جاتے تو ضرور اُن کو بھی موقع مل سکتا تھا۔

امسال اس مسالمہ میں صرف سید افتخار حسینؑ صاحب نے میرا ہاتھ بٹایا۔ سید مصطفےٰ حسینؑ صاحب جو اس مسالمہ کے روح رواں ہیں۔ عرصہ سے علیل ہیں۔ لیکن باوجود اس علالت کے بھی جناب نے سلام تصنیف فرمایا گو پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اس لئے آپ نے اپنے شاگرد رشید مضطر سے اپنا سلام پڑھوایا۔ اس سال اُن کا فوٹو مسالمہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

جناب حاجی پیرزادہ شیخ عزیز الدین صاحب بھی خاص مستحقِ شکریہ ہیں کہ مسالمہ میں برابر ہمدردی کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی انتخابِ صدارت میں

مددی اور باوجود علالت اور بخار ہونے کے مسالمہ میں شرکت فرمائی۔

جناب حاجی علی محمد خاں صاحب ندا اور سید افتخار حسین صاحب نے مسالمہ کے دن شعراء کے ترتیب دینے میں بڑی محنت و جانفشانی سے کام لیا۔

سید لیاقت حسین گیو و مستری جناب حسن مصطفے صاحب ممبرانِ بزم ادب نے انتظام چائے اور جلسہ میں تقسیم سگریٹ و بیڑی کا خاص طور سے انتظام کیا۔ کسی صاحب کو کسی قسم کی شکایت کا کوئی موقع نہ ملا۔

انجمن مدد و یہ جب سے مسالمہ شروع ہوا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظام میں مدد دیتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی تمام کام بہت اچھا انجام دیا۔ تقسیم پان اور جوتوں کا انتظام ایسا تھا کہ ہر شخص مداح تھا۔ جناب سید علی مقدس صاحب ایم۔ اے پریزیڈنٹ و سکریٹری سید حسین احمد صاحب جعفری و جنرل سکریٹری سید راجا حسین صاحب مستحقِ مبارکباد ہیں کہ اُن کی سرکردگی میں اُن کے ممبران صاحبان سید علی اقدس۔ سید رفعت حسین۔ سید محمد رشید۔ سید احسن عباس جعفری۔ سید تصدق حسین۔ سید ظہیر حسین۔ سید امیر اختر۔ سید عابد حسین۔ سید مظہر عباس۔ سید المنذرین۔ سید آلِ یٰسین وغیرہ وغیرہ نے تمام کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اور سب مستحقِ شکریہ ہیں۔

تقسیم اشتہار میں انجمن پنجتنی نے بھی کچھ کام کیا جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

جناب بشیر الدین خاں صاحب مالک شمسی مشین پریس خاص طور پر مستحقِ شکریہ ہیں کہ جناب نے سالِ گذشتہ اور امسال پوسٹرس کی چھپائی نہیں لی۔ صرف کاغذ کی قیمت لی۔

چونکہ تعداد سلاموں کی اس سال بہت بڑھ گئی تھی۔ لہذا چیدہ چیدہ اشعار چھاپے گئے ہیں۔ اور سلاموں میں سے بارہ اشعار سے زائد کسی صاحب کے نہیں شائع کئے گئے ہیں۔ کسی صاحب کے کلام میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ ہر شاعر اپنے کلام کے ذمہ دار ہے آخر میں ان حضرات سے معافی کا خواستگار ہوں۔ جو نہ مسالمہ میں شریک ہوئے اور نہ اپنا سلام قبلِ مسالمہ بھیجا بلکہ مسالمہ کے دس بارہ دن بعد اور بعض حضرات نے تو بیس دن بعد سلام بغرض شامل کئے جانے گلدستہ بھیجا وہ اس مجموعہ میں نہیں شامل کئے جا سکے۔ وہی سلام شائع ہو سکتے ہیں جو قبل مسالمہ سکریٹری کے پاس پہونچ جائیں یا مسالمہ میں پڑھے جائیں۔ کل سلام اور نظمیں تعداد میں ۱۲۸ ہیں۔

احقر زمن:۔ سیّد غلام علی احسن
سکریٹری بزم ادب شاہ گنج آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصرعِ طرح

سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

مسالمہ منعقدہ

۱۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ / ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۱ء عزا خانہ شاہ گنج آگرہ

۱۔ اخضرؔ۔ جناب مولوی خادم علی خاں صاحب رئیس آگرہ

سلام

بسمل ہے تشنہ کام ہے خنجر کے سامنے
کھیلا تھا جو رسول کے منبر کے سامنے

تنہا امام ہیں صفِ لشکر کے سامنے
قبلہ ہے کائنات کا خنجر کے سامنے

روشن بیاضِ دل پہ ہیں لوح و قلم کے نقش
خمسہ ہے پنجتن کا سخنور کے سامنے

حاصل ہے تو خلافتِ آدم کا اے حسینؑ
کیا شخصیت کسی کی ترے سر کے سامنے

اللہ رے مقامِ تقرب کے اہتمام
خنجر ہے سر پہ جادۂ حق سر کے سامنے

نوکِ سناں پہ سر تنِ بے سر ہے بے کفن
جاتے ہیں اب حسینؑ پیمبر کے سامنے

آیاتِ حق ہوئے شہدا کے تن فگار
قرآن پارہ پارہ ہے خنجر کے سامنے

اصغر کو لے کے گود میں سکتے چلے حسینؑ
بیٹا ہے امتحاں ہے مقدر کے سامنے

صغرا کا خط سکینہ کے کیوں ہاتھ پڑ گیا
لے کر چلی ہے میتِ اکبر کے سامنے

جوشِ غمِ حسینؑ میں آنکھیں ہوں بیقرار — جب ہو نگاہ داورِ محشر کے سامنے
طغرا ہو یا حسینؑ کا سجدوں کے نقش ہیں — سر ہو ضریح سبطِ پیمبر کے سامنے

ہیں جس قدر مصوّرِ قدرت کے شاہکار
تصویر آنکی رہتی ہے اخضر کے سامنے

۲۔ احسن۔ جناب سید غلام علی صاحب وکیل سکریٹری بزم ادب شاہ گنج آگرہ

قطعہ

دل درد آشنا تیرا مداوا بن کے نکلیں گے — غمِ شبیر میں آنسو مسیحا بن کے نکلیں گے
بہتّر تن جلو میں پیچھے پیچھے امتِ احمد — حسینؑ ابنِ علیؑ محشر میں دولہا بن کے نکلیں گے

دیگر

اسلام کو اسلام بنانے والے — تیر و تبر و سناں کے کھانے والے
کس شوق سے راہِ حق میں جان دی تو نے — روئیں گے تجھے صدا زمانے والے

سلام

زائر کھڑے ہیں یوں درِ حیدرؑ کے سامنے — عاشق ہوں جس طرح درِ دلبر کے سامنے
عباسؑ یوں ہیں فوجِ ستمگر کے سامنے — حیدرؑ ہیں جیسے قلعۂ خیبر کے سامنے
جنت بھی دیکھ لیں گے جو فرصت ملی کبھی — اب تو پڑے ہیں ہم درِ سرور کے سامنے
تھا باپ تو صحابی ترا تو نے ابنِ سعد — اسلام کی نہ قدر کی کچھ زر کے سامنے
جس نے کیا ہے قتل شبیہہِ رسول کو — کس منہ سے جائے گا وہ پیمبر کے سامنے

اسلام کو بچا لیا پیاسے حسینؑ نے
قدسی یہ کہہ رہے ہیں پیمبرؐ کے سامنے

کٹوا دیا سر حسینؑ نے اِس آن بان سے
دُنیا نے سر جھکایا کٹے سر کے سامنے

محشر میں حشر اور بپا ہوگا جس گھڑی
فوجِ یزید آئے گی اصغرؑ کے سامنے

شبیرؑ روتے جاتے تھے اور پڑھتے جاتے تھے
صغرا کا نامہ لاشۂ اکبرؑ کے سامنے

اسلام کو بچا لیا غلبہ سے کفر کے
حیدرؑ نے آکے مرحبؔ و عنتر کے سامنے

اسلام ہی نہیں ترے افعال سے یزید
انسانیت بھی ہے خجل اکثر کے سامنے

احسنؔ خدا کرے تری مٹی عزیز ہو
مدفن ہو کربلا در سرور کے سامنے

۳۔ اخگرؔ۔ جناب اعتماد علیؑ صاحب جلیسری (نوری)

کچھ بھی کہا نہ مرتضیٰؑ داور کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

اُف تک بھی کی زباں سے نہ اللہ رے صبر و ضبط
بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے

یہ اور گھاٹ روک لیں پانی نہ لینے دیں
کیا جم سکیں گے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

پیاسا شہید کر دیا اصغرؑ سا گلبدن
اب کیا کہو گے ساقیِ کوثر کے سامنے

دامن ہے تر مرا بھی غمِ حسینؑ سے
اخگرؔ کہوں گا داورِ محشر کے سامنے

اخترؔ۔ جناب سید علی مہدی صاحب اکبرآبادی

اُمت کا تھا خیال جو سرور کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

جاتا ہے لیکے مشک و علم نہر پہ جری
اب آئے کوئی تیغ دو پیکر کے سامنے

چمکی جو تیغ فوجِ عدو مضطرب ہوئی — لہرائیں بجلیاں صفِ لشکر کے سامنے
اللہ رے صبر یہ تو کبھی پانی نہیں پیا — گو نہر بہہ رہی تھی دلاور کے سامنے
وہ شانِ ذوالفقار، وہ ضربت کہ الاماں — جبرئیلؑ کانپتے رہے حیدرؑ کے سامنے
جاتے ہیں ایسی شان سے اکبرؑ پئے وغا — حیدرؑ رہیں گویا فوجِ ستمگر کے سامنے
یہ بھی جہاد صاحبِ اولاد دیکھ لیں — اصغرؑ چلے ہیں فوجِ ستمگر کے سامنے
کوثر پہ جب بیٹھیں گے غلامانِ اہلِ بیت — اختر بھی ہوگا ساقیٔ کوثرؑ کے سامنے

۴۔ انوار۔ جناب انوار احمد صاحب تلمیذ جناب نگین شاہ صاحب گرائولی ضلع آگرہ

کیا کیا ستم تھے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے — بچے شہید ہوتے تھے مادر کے سامنے
سجدے کے بعد کاٹو میری رگِ گلو — فرماتے تھے حسینؑ ستمگر کے سامنے
قربان گاہِ ناز میں صبر و رضا کے ساتھ — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
جب یہ سنا فرات پہ عباسؑ گھر گئے — محشر بپا تھا خیمۂ اطہر کے سامنے
ہیبت سے ماند ہوگئی افواجِ اشقیا — میداں میں ہم شبیہِ پیمبرؐ کے سامنے
تھیں عابدِ مریض کے پاؤں میں بیڑیاں — انوار یہ ستم تھے گلِ تر کے سامنے

۵۔ ارشاد۔ جناب ارشاد حسین صاحب یدی الدہلوی سکریٹری بزمِ ادب اردو کھیر تھور

قطعہ

کس ادا والے نے قائم رکھی آنِ اسلام — کس کی جاں بخشی سے باقی رہی جانِ اسلام
کر گئے کام زمانے میں وہ ارشاد حسین — آج تک باقی رہا جس سے نشانِ اسلام

سلام

آئینہ جمالِ پیمبرؐ کے سامنے — حیران تھے نوجوان علی اکبرؑ کے سامنے

ایماں کو ہم نے رکھ دیا ساغر کے سامنے — پیتے نبی کو دیکھا جو کوثر کے سامنے
اُن کا سرِ نیاز جھکے گا نہ پھر کہیں — سجدے جو کر چکے ہیں ترے در کے سامنے
بدمستیاں تو دیکھیو غدیری کی روزِ حشر — ٹھوکر بھی اس نے کھائی تو کوثر کے سامنے
کیا کیا علیؑ کی تیغ نے جوہر دکھائے ہیں — خندق کے سامنے کبھی خیبر کے سامنے
کافور ہو گئیں شبِ ہجرت کی سازشیں — بیری نہ چل سکی کوئی حیدرؑ کے سامنے
ابدال و غوث، سالک و اقطاب و اولیا — دریوزہ گر ہیں سب درِ حیدرؑ کے سامنے
آلِ نبی سے لیا رہنی ہو گیا خلاف — خاموش تھا زمانہ پیمبرؐ کے سامنے
ارشادِ بادہ نوش کو محشر میں دیکھنا — پیتا ہوا ملے گا وہ کوثر کے سامنے ۱۰

۶ - آرزو - جناب عبدالرحمٰن صاحب اکبرآبادی

مقبول بارگاہِ خداوند ہو گئیں — قربانیاں ہوئیں تھیں جو سرورؑ کے سامنے
ہر اک نفس تھا معنیٔ اسرارِ بیخودی — تفصیلِ ضبط و صبر تھی سرورؑ کے سامنے
منظور رکھی رضائے خداوند ذوالجلال — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۷ - اختر - جناب سید اختر حسینؑ صاحب سکریٹری انجمن حیدری فتح پور سیکری آگرہ

وعدہ جو ہو چکا تھا پیمبرؐ کے سامنے — پورا کیا حسینؑ نے داور کے سامنے
کیا کہئے اے حسینؑ ترا صبر اُف نہ کی — مارے گئے عزیز برابر کے سامنے
مختار کی گرفت سے چھپ کر بچے تو کیا — جانا ہے شامیوں کو بھی داور کے سامنے
اللہ رے جلالِ علمدارِ نامدار — آیا نہ کوئی ایک دلاور کے سامنے

دیکھیں خلیل آنکھوں سے اصغرؑ کی نذر کو — ایثار ایسے کرتے ہیں داور کے سامنے
اللہ رے دبدبہ کہ چرا تے ہیں شیر آنکھ — عباسؑ نامدار کے تیور کے سامنے
نکلا مثالِ چاند کے حرؑ فوجِ شام سے — کیوں روک ٹوک کی نہ دلاور کے سامنے
ہیں آسمانِ شعر کا تابندہ نجم ہوں — کیا چمکے کوئی بزم میں اختر کے سامنے

۸ - احقر۔ جناب محمد یوسف علی خاں صاحب جلیسری

مشکل ہے لڑنا آلِ پیمبرؐ کے سامنے — کچھ بھی نہ کر سکیں گے وہ اکبرؑ کے سامنے
دولہا کی لاش لاتے تھے اور کہتے تھے حسینؑ — کیا منہ دکھا سکوں گا میں شبّرؑ کے سامنے
سر ننگے تھے کسے ہوئے بازو رسن سے تھے — کو نہیں پھر رہے تھے وہ ہر در کے سامنے
پیاسے شہید کر دئیے زہراؑ کے لاڈلے — اب کیا کہو گے ساقیٔ کوثر کے سامنے
احقرؔ یہ سچ ہے موت ہی آتی تھی اس کے سر — پڑ جاتا تھا جو کوئی بھی اکبرؑ کے سامنے

۹ - اختر۔ جناب سیّد اختر مہدی صاحب اکبر آبادی

تھے جاں نثار اس طرح سرورؑ کے سامنے — تارے ہوں جیسے ماہِ منور کے سامنے
نا اہل قدر کر نہیں سکتے کمال کی — جوہر شناس جھکتے ہیں جوہر کے سامنے
چمکی ہے ذوالفقارِ علیؑ بھی کہاں کہاں — مرحب کے سر پہ اور کبھی عنتر کے سامنے
یا رب نگاہِ بد سے عدو کی بچائیو — اکبرؑ چلے ہیں شام کے لشکر کے سامنے
اُمت کے بخشوانے کو شبیرؑ نے کیئے — مقتل میں سجدے خالقِ اکبر کے سامنے
اپنے لہو سے کر دیا مذہب کو سرخرو — امت کا مرحلہ تھا جو اصغرؑ کے سامنے

بچوں کی پیاس اور وہ سرور کی بیکسی — دریا رواں تھا مالکِ کوثر کے سامنے
یہ بھی نہ سوچا لشکرِ اعدا نے حیف ہے — جانا ہے روزِ حشر پیمبر کے سامنے
اختر ہیں ذکرِ شہ کے عوض لونگا خلد کو — جاؤں گا جب کہ داورِ محشر کے سامنے

۱۰۔ اختر۔ جناب سید امیر حسنؑ صاحب جعفری ایہرسری پوسٹماسٹر اینارہ

تھی فوج شام صبح سے اکبر کے سامنے — ذرے ہوں جیسے ماہِ منور کے سامنے
جانا یہ سب نے آئے پیمبر بے دغا — اکبر جو پہنچے فوجِ ستمگر کے سامنے
گھوڑا اڑا کے رن میں جو عباس آ گئے — ہوش ہر پرے کے اڑ گئے صفدر کے سامنے
پھرا جو شیر جا کے ترائی میں دم لیا — جاں سے گیا جو آیا دلاور کے سامنے
چار آئینہ جو پہنے تھے دو ہو کے گر گئے — ٹھہرا نہ ایک تیغ دو پیکر کے سامنے
مڑ کر بھی دیکھنے کی تو ہمت نہ پھر پڑی — روباہ ایسے بھاگے غضنفر کے سامنے
جائے گریز جن کو نہ آئی وہاں نظر — مضطر کھڑے تھے دلبر حیدر کے سامنے
ششدر تھا پھر فوج جو کی چار سو نگاہ — رخصت جو اس خمسہ کے صفدر کے سامنے
مداحِ پنجتن کے ہیں مشتاق ہشت خلد — اختر کا رتبہ دیکھنا داور کے سامنے

۱۱۔ آزاد۔ جناب سید میرن جان صاحب کھمبات (گجرات)

ہوتا تھا سرخرو جو پیمبر کے سامنے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کہتے ہیں اس کو وعدہ وفائی کا اشتیاق — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
یہ تھا وصالِ خالقِ اکبر کا دل کو شوق — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
خوشنودیِ خدا و محمد کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
ہے کفر ان کو صاحبِ ایمان کہنا بھی — لڑنے جو آئے سبطِ پیمبر کے سامنے
اللہ رے صبر روئی نہ بیٹوں کی لاش پر — زینب جگر فگار برادر کے سامنے
یہ ہے نماز کہتے ہیں اس کو خدا کی یاد — سجدے میں شہ نے سر رکھا خنجر کے سامنے

کہتے تھے شہ کہ سر کو کٹانا ہے فرضِ عین — محضر پہ مہر کی ہے پیمبر کے سامنے
محشر میں حشر اور قیامت کا ہوئے گا — بے سر جو شاہ آئیں گے داور کے سامنے
سن سن کے ذکر شاہ کو روتی ہیں فاطمہ — مجلس میں آکے ذاکر سرور کے سامنے
آزاد کو بلاؤ شہا واں کہ یہ سلام — آکر پڑھے وہ قبر مطہر کے سامنے

۱۳۔ ادا۔ جناب محمد یوسف خانصاحب مظفراوی تلمیذ حضرت فادارقی اکبرآبادی

لرزہ فلک زمین ہلی گھبرا گئے ملک — جب سر رکھا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
وہ بیکسی شریک قیامت بھی جس کے تھی — تھی کربلا میں ہائے وہ سرور کے سامنے
اے موت تو نے چھین لیا سب سکونِ دل — کہتے تھے شہ یہ لاشۂ اکبر کے سامنے
کیا صبر تھا کہ شکوۂ ستم کا نہیں کیا — اکبر گرے جو گھوڑے سے سرور کے سامنے

۱۴۔ اکبر۔ جناب ماسٹر سید اکبر حسین صاحب اکبرآبادی

شہ سر جھکا کے شمر کے خنجر کے سامنے — ایفائے وعدہ کرتے ہیں داور کے سامنے
کرب و بلا میں بخششِ امت کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
فوجِ عدو پہ حملہ جو عباسؑ نے کیا — ٹھہرے نہیں شقی علی حیدرؑ کے سامنے
حجت تمام کر دی نبیؐ کے نواسے نے — سر اپنا رکھ کے شمر کے خنجر کے سامنے
اک حشر سا بپا ہوا خیمے میں شاہ کے — اکبر کی لاش آئی جو مادر کے سامنے
افسوس ہے کہ شمر کو آئی نہ کچھ حیا — بھائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے
بیٹے بھتیجے بھانجے جب ہو گئے شہید — ظلم کی گھٹائیں چھا گئیں سرور کے سامنے
اکبر دعا ہے خالق اکبر سے بس یہی — مدفون ہوں میں روضۂ سرور کے سامنے

۱۵۔ باغباں۔ جناب بندو خانصاحب اکبرآبادی

حُر بولے شمر ملے سے یہ لشکر کے سامنے — جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے
کس منہ سے منہ دکھائے گا حیدرؑ کے سامنے — اصغرؑ کو تیر سے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
توڑا ہے آئینہ کو سکندر کے سامنے

یوں تھی سپاہ تیغِ دو پیکر کے سامنے   آہو ہو جس طرح کوئی اژدر کے سامنے
اک عام اضطراب جہانِ تحیر کے سامنے   کون آئے اور خنجرِ سرور کے سامنے
جبریل تھے کہ روک لیا پر کے سامنے

یہ صبر یہ شکیب یہ ہمت یہ حوصلہ   شاباش آفرین مبارک ہو مرحبا
مسلم کے چھوٹے بیٹے نے حارث سے یہ کہا   کر قتل شوق سے مگر اے مردِ بے حیا
بھائی کا سر نہ کاٹ برادر کے سامنے

شبیر کا نیاز نہیں حسن ناز ہے   صورت میں سوزِ غم کی مسرت کا ساز ہے
یہ فیصلہ مآل نگاہِ دراز ہے   تشنہ لبی میں شانِ شہادت کا راز ہے
پانی کی کیا بساط تھی کوثر کے سامنے

قہر و جلال سبطِ پیمبر نہ پوچھئے   وہ غیظ کی نگاہ وہ تیور نہ پوچھئے
میدان میں بپا تھا جو محشر نہ پوچھئے   شمشیرِ آبدار کے جوہر نہ پوچھئے
اک برق سی تڑپتی تھی لشکر کے سامنے

ابنِ زیاد شمر ستمگر منافقیں عنید   باغِ علیؑ پہ آئے خزاں در خزاں جدید
ہر رنج پر ہراس یہ ماتم یہ غم شدید   بچے شہید پیر شہید اور جوان شہید
کیا کیا ہوا نہ سبطِ پیمبر کے سامنے

آئی نظر جب اپنی برائی یزید کو   راحت کی کوئی شکل نہ پائی یزید کو
غیرت ستم کے بعد یہ چھائی یزید کو   دنیا کہے گی شرم نہ آئی یزید کو
اتنی بڑی سپاہ بہتر (۷۲) کے سامنے

تاریخِ کائنات سے ملتا ہے یہ پتہ   دیتی نہیں ہے ساتھ برائی بدی دغا
کچھ روز بعد غیب سے ایسی چلی ہوا   جا کر یزید حمص کے جنگل میں مر گیا
سر دار سخی کٹے ہوئے خنجر کے سامنے

کہتا تھا کوئی راحتِ جان کوئی نورِ عین — کوئی پکارا دل کی تسلی جگر کے چین
آئی کسی کی سوز یہ سامان صدائے بین — آواز دی علیؑ نے کہ جلد آؤ اے حسینؑ
سب انتظار کرتے ہیں کوثر کے سامنے

کیا باغبانِ باغِ محمدؐ کا پھول تھا — چاروں طرف سے نورِ ازل کا نزول تھا
تکبیر پہ کھلا لبِ سبطِ رسول تھا — سجدوں کا عمر بھر کے یہ سجدہ حصول تھا
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۱۵۔ باغ۔ جناب حکیم منشی بالکشن داس صاحب اکبرآبادی

شیخ جی چکھ لیجئے تھوڑی سی میرے جام کی — آجکل پیتا ہوں میں مولا علیؑ کے نام کی
قطعہ
میں شرابی ہوں مگر پیتا ہوں تو حیدر کا — دیکھ لو یہ کفر میں میرے جھلک اسلام کی
مر گئے جل کے عدو ناچار رہ گئے — مل گئی خاک میں فوج کفار
سب کو بجلی کی طرح چاٹ گئی — رن میں جب چمکی حسینی تلوار

آئی نہ موت تیغِ دو پیکر کے سامنے — روباہ کیا ٹھہرتے غضنفر کے سامنے
چھایا یہ رعبِ روضۂ سرور کے سامنے — ہمت نے پاؤں توڑ دئے کفر کے سامنے
خنجر لعین اٹھاتے ہیں سرور کے سامنے — گستاخیاں یہ آلِ پیمبرؐ کے سامنے
راہِ رضا سے پار ہیں مرنا تو اب ہے — بس ایک ہی خیال تھا شبر کے سامنے
او ہاتھ رنگنے والے شہیدوں کے خون سے — کیا شکل لے کے جائیے گا داور کے سامنے
اس بحرِ معرفت کے شناور حسینؑ تھے — تنہا تھا کربلا میں جو کوثر کے سامنے
فوجِ شقی کو دی ہی امان تیغ روک لی — ششدر تمام بن کے رہ گئے کفر کے سامنے
ہمت کی تیغ ہاتھ میں صبر و رضا کی ڈھال — لڑنے حسینؑ جاتے ہیں لشکر کے سامنے
تھوڑی بہت تجھے بھی ملیگی یقیں ہے باغ — جب جاؤں گا میں ساقیِ کوثر کے سامنے

۱۶۔ بکاؔ۔ جناب آغا سید محمد باقر صاحب ٹیلیگراف ماسٹر انور گنج کانپور

مرحب کا کچھ نہ بس چلا حیدر کے سامنے
زہرہ تھا آب ساقیٔ کوثر کے سامنے

کانپا جگر عدو کا لرزنے لگا بدن
مرحب جو آگیا کہیں حیدر کے سامنے

سمجھایا شہ نے شمر کو لیکن نہ سمجھا کچھ
تقدیر کیا کرے کوئی پتھر کے سامنے

دشت بلا میں بخشش امت کے واسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

عباسؑ کی کلائی میں تھا زور حیدریؑ
کس کی مجال ہو جو غضنفر کے سامنے

دو سال سے ارادہ ہے جانے کا کربلا
پر زور چلتا کب ہے مقدر کے سامنے

لے کر سلام اپنا بکاؔ روز حشر میں
جاؤں گا یوں ہی داور محشر کے سامنے

۱۷۔ بہارؔ۔ جناب غلام شبیرؑ صاحب باغبانوی اکبرآبادی اسٹیشن ماسٹر جی۔آئی۔پی ریلوے

تارے تجلی سے ہوتے تھے اصغرؑ کے سامنے
شرماتا تھا قمر رخ اکبرؑ کے سامنے

آیا جو شمر سبط پیمبر کے سامنے
جن و ملک کی بھیڑ تھی سرور کے سامنے

عاشور کی بھی صبح قیامت کی صبح تھی
یاور عزیز کٹتے تھے سرور کے سامنے

یہ آخری اذاں ہے شبیہ رسول کی
اب یہ نماز جائیں گے کوثر کے سامنے

سجدہ ہے کس ادا سے کیا تشنہ کام نے
کعبہ سمٹ کے آگیا سرور کے سامنے

وہ وقت عصر اور وہ ہنگامہ ہائے بہار
آیا خزاں کا دور گل تر کے سامنے

۱۸۔ بادرؔ۔ جناب سید ابو طاہر صاحب زیدی لکھنوی تلمیذ حضرت شوخ اکبرآبادی

یوسف کا حسن اور پیمبر کے سامنے
ہے چاند ماند اس مہ انور کے سامنے

میرے گناہ حد سے زیادہ سہی مگر
کچھ بھی نہیں ہیں رحمت داور کے سامنے

جو کچھ دیا ہے اس نے اسی میں ہے دل غنی
پھیلاؤں کیوں میں ہاتھ تونگر کے سامنے

منکر نکیر قبر میں بیٹھے ہیں کیوں خموش
جو پوچھنا ہو پوچھ لیں حیدرؑ کے سامنے

کثرت وہ فوج شام کی اللہ کی پناہ
اک بحر موجزن تھا بہتر کے سامنے

قائم کیا صلوٰۃ کو تو نے حسینؑ واہ — شمشیر و تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے
مشکیزہ بھر کے نہر سے عباسؑ نے کہا — اب میں ہوؤں گا ساقئ کوثر کے سامنے
اصغر چلے ہیں دیں کی حمایت کے واسطے — آغوشِ شہ میں فوجِ بد اختر کے سامنے
مل کر لہو صغیر کا گویا ہوئے حسینؑ — اس شکل سے میں جاؤں گا داور کے سامنے
کیا جانے کس خیال سے محزوں ہوئے حسینؑ — روئے بہت جو زینبؑ اصغر کے سامنے
اسلام کی بقا کے لئے تھیں یہ زحمتیں — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
مدت سے کربلا کا ارادہ ہے دل میں بدر — چلتا نہیں ہے زور مقدر کے سامنے

۱۹ - بیباک - جناب منشی ستار لال صاحب سکسینہ شمس آبادی سکریٹری بزم ادب اعتماد پور ضلع آگرہ

اغیار ہیں کچھ اس طرح سرور کے سامنے — جیسے ستارے ماہِ منور کے سامنے
دو ٹکڑے اس کے کر دئے ہیں ایک وار میں — آیا جو رن میں تیغِ دو پیکر کے سامنے
آہو کی طرح بھاگتے پھرتے ہیں اہلِ کیں — میداں میں شیرِ بیشۂ حیدرؑ کے سامنے
مقتل میں حُر نے جامِ شہادت پیا ہی تھا — کوثر کے جام آ گئے بھر بھر کے سامنے
سجدوں کی شان طاعتِ حق میں بڑھائی کو — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
ڈھایا ہے تو نے طرفہ ستم شمرِ بد گہر — بھائی کا سر قلم کیا خواہر کے سامنے
طفلی میں جس کو جھولا جھلاتے تھے جبرئیلؑ — افسوس وہ ہے نیزہ و خنجر کے سامنے
اظہار تم بھی پیاس کا کر دو لبوں سے — اصغر سے شہ یہ کہتے تھے لشکر کے سامنے
بیباک کی دعا ہے یہ خالق سے صبح و شام — پہونچوں میں جلد روضۂ سرور کے سامنے

۲۰ - بیکل - جناب عبد الرحمٰن خاں صاحب اعتماد پوری

کھینچا جو ذوالفقار کو لشکر کے سامنے — ٹھہرا نہ کوئی سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
سر جھک گیا جو خالقِ اکبر کے سامنے — اٹھا نہ پھر وہ شمر کے خنجر کے سامنے
فی النار ایک وار میں کر دیے جو سینکڑوں — کیا ٹھہرے کوئی ایسے دلاور کے سامنے

اللہ اکبر آخری شبیرؑ کی نماز — جھولے نہ تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے

خنجر سے کم جو ان سے تھے ذبحِ حسینؑ میں — اور دل کے دل تھے بساطِ ستمگر کے سامنے

احمدؐ کا میں نواسہ ہوں مجھ کو نہ ذبح کر — شہ کہہ رہے تھے شمرِ ستمگر کے سامنے

اک ضرب میں وہ ہو گیا دو ٹکڑے ذو الفقار سے — آیا جو شیرِ خالقِ اکبر کے سامنے

بیکل خیال کچھ نہیں روزِ نشور کا — جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے

۲۱۔ پنجتنؑ ۔ جناب غلام پنجتن صاحب اکبر آبادی تلمیذ جناب ناصر لکھنوی

ہے منزلت کسی کی بھی اس گھر کے سامنے — جھکتے رہے ملائکہ جس در کے سامنے

اٹھتے تھے خود رسولؐ بھی تعظیم کے لئے — آتی تھیں جب بتولؑ پیمبرؐ کے سامنے

کس کی مجال ہے جو کوئی ہمسری کرے — بنتِ رسولؐ آپ کے شوہر کے سامنے

اللہ رے جمال شبیہِ رسولِ پاک — یوسف کا ذکر کیا علیؑ اکبر کے سامنے

پیشِ نظر تھا بخششِ امت کا مرحلہ — دنیا تھی ہیچ سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

اٹھا جو شوق دل میں لقائے الٰہ کا — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

بیچین ہو کے لیتی رہی کروٹیں فرات — مجبور تھی وہ مالکِ کوثر کے سامنے

رعب و جلالِ دلبرِ حیدرؑ کا دیکھ کر — روباہ آ سکے نہ غضنفر کے سامنے

پہنا خوشی سے بخششِ امت کے واسطے — آیا جو طوق دین کے لشکر کے سامنے

پیروں میں چھالے چھالوں میں ٹوٹی ہوئی تھی — منزل کڑی تھی عابدِ مضطر کے سامنے

اللہ ری عابدؑ و بنتِ اسلام الحذر — کانٹے بچھائے دین کے رہبر کے سامنے

دیں گے پنجتن تجھے مداحی کا صلہ — پہونچے گا جب تو ساقیِ کوثر کے سامنے

۲۲۔ تہذیب ۔ جناب تہذیب حسینؑ صاحب جعفری پہری

کیا رتبہ تخت شاہ کا منبر کے سامنے — یہ سیڑھیاں پہونچتی ہیں کوثر کے سامنے

ذاکر ہے پھر تردد منکر نکیر کا — کہہ دے حساب مانگنا حیدرؑ کے سامنے

جو بیت وصفِ شہ میں لکھی خلد دیتی ہے
لے گھر عطا ہوا تجھے کوثر کے سامنے

خانۂ خدا کا تیرا زچہ خانہ یا علیؑ
کیا مرتبہ ہے خالقِ اکبر کے سامنے

کعبہ تو پہلے بھی تھا فضیلت یہ کس نے دی
کعبہ کو قبلہ کر دیا حیدر کے سامنے

پڑھ کر درود شانِ یداللّٰہی دیکھئے
کیا پل بنایا ہے درِ خیبر کے سامنے

کیا عبدیت ہے جس کو نصیری خدا کہیں
بیٹھا وہ کھا لئے نانِ جویں در کے سامنے

کیوں اہلِ شر یہی ہے طریقہ لڑائی کا
لشکر کثیر صرف بہتّر کے سامنے

شمرِ لعین ہو سینۂ شہ پاش پاش پر
بھائی حسینؑ ذبح ہو خواہر کے سامنے

دربارِ عام میں کھلے سر عترتِ امام
شہزادیاں بندھی ہیں بد اختر کے سامنے

تہذیبِ صابرانِ حق ایسے ہوتے ہیں
کنبہ تباہ ہو گیا سرور کے سامنے

۳۴۔ تمنّا۔ جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب رومانس ریاست بھرت پور

بہتر ہوں خیال میں حیدر کے سامنے
جنت بھی چیز کیا ہے ترے گھر کے سامنے

یوں ابنیا ہیں ختمی پیمبرؐ کے سامنے
تارے ہوں جیسے ماہِ منور کے سامنے

ہرگز نہ جھکے حسینؑ نہ خنجر کے سامنے
رکھا تھا سر جناب نے داور کے سامنے

پڑھ کر درود صورتِ اکبر کے سامنے
مجرائی ہوں میں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

جاتی نہیں ہے پیش مقدر کے سامنے
کاٹا سرِ حسینؑ کو خواہر کے سامنے

میدانِ کربلا میں خصومت اُبل پڑی
جو دب رہی تھی ختمِ پیمبرؐ کے سامنے

حُرؑ صاحبِ خرد تھا ہوا ناریوں سے دور
مے نوش یوں پہنچتے ہیں کوثر کے سامنے

صبرِ جمیل عشقِ رضا شانِ عبادت
ہیں سجدہ ریز سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

وعدہ تھا ایک سر کا بہتّر لیے حسینؑ
پہونچے حریمِ قدس میں داور کے سامنے

اے پاک باز فدیۂ اُمت شہیدِ حق
کوئی بھی دو جہاں نہ ترے در کے سامنے

تجھے وقفِ مشیتِ ربّ العلا امام
یوں سر رکھا حسینؑ نے داور کے سامنے

اے سبطِ مصطفےٰ ہے تمنّا غلام کی
پہونچے کسی طرح یہ ترے در کے سامنے

۲۴۔ ثمرؔ۔ جناب سید آل نبی صاحب وکیل ریاست بھرتپور

ہم بھر بوتراب دیئے جا رہا ہوں میں
قطعہ الفت کا فتح باب کئے جا رہا ہوں میں

کیا ڈر فشارِ قبر کا ظلمت کا اے ثمرؔ
سینے میں آفتاب لئے جا رہا ہوں میں

جامِ شرابِ ناب سے لئے جا رہا ہوں میں
دیگر کہہ کہہ کے بوتراب پئے جا رہا ہوں میں

اتنا تو ہوش ہے کہ نہیں ماسوا کا ہوش
اللہ کو حساب دیئے جا رہا ہوں میں

سلام

اک تیر لے اماں علی اصغرؑ کے سامنے
یہ خارِ ظلم آ گیا گل تر کے سامنے

شکوہ کروں گا داورِ محشر کے سامنے
تھیں لاکھ فوج بہترؑ کے سامنے

اپنا ہی تو نے نورِ مجسم کیا بجسے
تھی جس کی لو ترے رخِ انور کے سامنے

تو۔ تیرا نور۔ تیری تجلی ترے صفات
آئینہ بن کے آئے پیمبرؐ کے سامنے

چاہا کہ ایک اور محمدؐ ہو جلوہ گر
دیکھا علیؑ کو رکھ کے پیمبرؐ کے سامنے

آئینہ تو نبیؐ کا بنی تیرا آئینہ
یعنی یہ دونوں نور تھے حیدرؑ کے سامنے

بابِ علوم۔ بابِ ارم۔ بابِ خلد ہے
وا ہے درِ جناں درِ حیدرؑ کے سامنے

تنویرِ نور اور جو مانظر ہوئی
پیدا کئے حسینؑ پیمبرؐ کے سامنے

چاہا سجیں۔ بنیں۔ خدا و خالِ محمدیؐ
تو آئینہ بنا رخِ اکبرؑ کے سامنے

ہیں جاں بلب جو پیاس سے ہمشکلِ مصطفےٰ
شبیرؑ سر جھکائے ہیں دلبر کے سامنے

پامال پھول ہوں اسی گلزار کے ثمرؔ
آباد جو ہوا ہو پیمبرؐ کے سامنے

۲۵۔ جرمؔ۔ جناب علامہ سید ابو الحسن صاحب محمد آبادی ضلع اعظم گڑھ الہ کلکتہ

اکبرؑ کے سامنے تھا نہ اصغرؑ کے سامنے
جو مرحلہ تھا عابدِ مضطر کے سامنے

کثرت دلیلِ حق و صداقت نہ بن سکی
لاکھوں ہوئے ذلیل بہترؑ کے سامنے

اے کارسازِ ہستی اسلام مرحبا
بس تو ہی تو ہے خالقِ اکبر کے سامنے

دل ہو حسینؑ سا تو کرے طے یہ مرحلہ
حق اُن کے سامنے تھا وہ خنجر کے سامنے

اس باوفا پہ فرض شناسی کو ناز ہے
سُرخوں میں تر ہوا ہے بہتّر کے سامنے

منزل تھی جس کی قبلۂ عرفانِ کردگار
راہِ عمل وہ پیش تھی اصغرؑ کے سامنے

پھیرا جنہوں نے نصرتِ سبطِ نبی سے منہ
کس منہ سے جائیں شافعِ محشر کے سامنے

دُنیا کی احتیاج نہ عقبیٰ کی فکر ہے
بیٹھے ہیں جم کے یوں درِ حیدرؑ کے سامنے

ڈوبے جو بحرِ الفتِ سبطِ رسول میں
نکلے وہ جھومتے ہوئے کوثر کے سامنے

لے جرم ہم نہ نشانِ ہدایت بنیں سکے کیا
گمراہ ہو چکے ہوں جو رہبر کے سامنے

۲۶ - حسنؔ - جناب سید حسن اکبرؑ صاحب سب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ ستیاپور

اللہ اللہ پیش خالق ہے عجب شانِ حسینؑ
قطعہ
انس و جن حور و ملک ہیں زیرِ دامانِ حسینؑ

اشکِ غم کے ہی بہانے سے ملا خلدِ بریں
ہم گنہگاروں پہ ہے لاریب احسانِ حسینؑ

سلام

ہے قدر اس سخن کی سخنور کے سامنے
جوہر کھلیں گے صاحبِ جوہر کے سامنے

پڑھ کر سلام آلِ پیمبرؐ کی شان میں
ہوں سرخرو میں خالقِ اکبر کے سامنے

فوجِ یزید شہ کے مقابل نہ آسکی
آتے ہیں کب شغال غضنفر کے سامنے

صبر و رضا کے مالک و مختار ہیں حسینؑ
پائیں گے اجر داورِ محشر کے سامنے

دیکھو ضیائے حسنؑ کی جلوہ نمائیاں
مہتاب ہے خجل رُخِ اکبر کے سامنے

موسیٰ گئے تھے طور پہ غش کھا کے گر پڑے
حیدرؑ گئے تھے عرش پہ داور کے سامنے

منظور تھی شفاعتِ امت حسینؑ کو
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

فرطِ الم سے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
شہ پہونچے رن میں جب علی اکبرؑ کے سامنے

وعدہ وفائی حضرتِ شبیرؑ کی مثال
دکھلائے کوئی خالقِ اکبر کے سامنے

گھر مرتضیٰ کا گھر ہیں خدا کے خدا کی شان
جھکتے ہیں سب رسول بھی جس گھر کے سامنے

جنت ملی نصیب کھلے آبرو بڑھی — حُر سرخرو گیا تھا پیمبرؐ کے سامنے
پڑھنا تم اس سلام کو فردوس میں حسنؔ — جانا ہو جب کہ حضرتِ شبیرؑ کے سامنے

۲۷۔ حضور۔ جناب منشی حضور احمد خاں صاحب تلمیذ حضرت ندا مد ظلہٗ

رویا جو میں تصورِ اصغرؑ کے سامنے — اشکوں کی آبرو ہوئی گوہر کے سامنے
مولا کے ایک وار میں چورنگ ہو گیا — ظالم پڑا جو تیغِ دو پیکر کے سامنے
آٹھوں بہشت نور سے حضرت کے جب بنے — پھر کیوں نہ ہوں وہ اصغرؑ و اکبرؑ کے سامنے
دنیا ہی میں بہشت جو آ جائے کیا عجب — مداحِ صورتِ علی اکبرؑ کے سامنے
شاہانِ دنیوی کا بھلا انتظام کیا — نظمِ جنابِ حیدرؑ صفدر کے سامنے
تھا شمر ماموں حضرت عباسؑ کا مگر — چوکا نہ ہائے آلِ پیمبرؐ کے سامنے
آمادہ تھے جو قتلِ امامِ انام پر — منہ لے کے کیا وہ جائیں گے داور کے سامنے
تعمیلِ شانِ حکمِ الٰہی یہ دیکھئے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
حکمِ یزید ماننے کے واسطے حضور — بہتر کوئی جھکا نہیں بدتر کے سامنے

۲۸۔ حمیدہ۔ حمیدہ خاتون بنتِ سید حامد علی صاحب جعفری شاہ گنج آگرہ

بھائی کا سر قلم ہوا خواہر کے سامنے — کچھ بس چلا نہ شمرِ ستمگر کے سامنے
کی سب نے جنگ پر نہ ہوئی ایسی کامیاب — ہتھیار سب نے رکھ دیے اصغرؑ کے سامنے
جس وقت آئے حضرت عباسؑ جنگ کو — میدان تھا صاف شیرِ دلاور کے سامنے
اے حرملہ خدا کی قسم تو نے غضب کیا — شرمندہ شہ تھے بانوئے مضطر کے سامنے
لاشہ نہ جائے خیمہ میں عباسؑ کہتے تھے — شرمندہ ہوں میں شاہ کی دختر کے سامنے
امت کو اپنی نانا کی بخشانے کے لئے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کیا صبر تھا حسینؑ کا اے شمرِ نابکار — اکبرؑ کا دم نکل گیا سرور کے سامنے
اب روک تو قلم کو حمیدہ نصیب کا — سب فاطمہؑ کا گھر لٹا سرور کے سامنے

۲۹۔ حامد۔ جناب سید حامد علیؑ صاحب جعفری انٹر سی۔ ٹی ٹیچر وکٹوریہ ہائی اسکول آگرہ

تھی فوجِ شام حسرِ دلاور کے سامنے — روباہ جیسے شیرِ غضنفر کے سامنے
مہمان بھی پیاسے رہے تیرے لیے فرات — کیا تو کہے گی داورِ محشر کے سامنے
بیٹے نے باپ سے کیا پانی کا جب سوال — سر کو جھکایا شاہ نے اکبر کے سامنے
نسلِ بنی امیہ مٹی بس جہان سے — شاہی کا بس چلا نہ کٹے سر کے سامنے
دنیا نہ کر سکے گی مرقع کبھی یہ پیش — ہو ایک لاکھ فوج بہتر[۷۲] کے سامنے
کر دی تمام ختم شجاعت جہان کی — لاؤ کسی جری کو بہتر[۷۲] کے سامنے
کعبہ کا یہ شرف ہے کہ ہے مولدِ علیؑ — دنیا نے سر جھکایا ہے اس گھر کے سامنے
حامد نہیں ہمیں کوئی پروائے باغِ خلد — لیٹے رہیں گے ہم درِ حیدرؑ کے سامنے

۳۰۔ حکیم۔ جناب مولانا عبد الحکیم صاحب تلمیذ جناب حاجی ندا صاحب اکبر آبادی مدظلہٗ

یوں اہلِ بیت تھے رخِ سرور کے سامنے — تارے ہوں جس طرح مہِ انور کے سامنے
فوجِ یزید ایسی تھی اکبر کے سامنے — جس طرح سنگ ریزے ہوں گوہر کے سامنے
کرتے ہیں نمازی پہلے وضو آبِ تیغ سے — اور پھر نماز پڑھتے ہیں خنجر کے سامنے
شہ نے کہا یہ جنگ ہے اے ساکنانِ شام — لاکھوں کا ازدحام بہتر[۷۲] کے سامنے
پڑھتے تھے شاہ سورۂ کوثر کو بار بار — سوکھی زباں سے شمرِ ستمگر کے سامنے
افسوس فوجِ شام نے مقتل میں بے خطا — بھائی شہید کر دیا خواہر کے سامنے
جائے گی روزِ حشر میں کس منہ سے اے حکیم — فوجِ یزید ساقیٔ کوثر کے سامنے

۳۱۔ حسن۔ جناب سید حسن محمد صاحب صفوی اکبر آبادی (از لکھنؤ)

زینب یہ بین کرتی تھیں سرور کے سامنے — کیا ہم کو جانا ہوگا ستمگر کے سامنے
عاشور کو یہ وعدۂ طفلی ادا کیا — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
راہِ رضا پہ راضی تھے اصحابِ باوفا — جانیں نثار کرتے تھے سرور کے سامنے

سر ننگے اہلبیت کھڑے تھے بچشمِ تر — تختِ طلا میں سر تھا بد اختر کے سامنے

عباس سا جری بھی نہ ہوگا زمانہ میں — سب بھاگتے تھے ثانیٔ حیدرؑ کے سامنے

ہیں اور حسینؑ ایک ہیں اس کو نہ بھولنا — فرمایا تھا رسولؐ نے اکثر کے سامنے

انسانیت کے روپ میں اعدا درندے تھے — پامال بھائی ہوتا تھا خواہر کے سامنے

یہ التجا حسنؔ کی ہے یا شاہِ انس و جاں — میرا بھی ذکر کرنا پیمبرؐ کے سامنے

۳۲۔ حیدرؔ۔ جناب مرزا آغا کلب حیدر صاحب متعلم درجہ نہم الف سنٹ جانس ہائی اسکول آگرہ

پڑھیئے سلام روضۂ سرورؑ کے سامنے — سیدھی ہے راہ خلد اسی در کے سامنے

لایا حسینؑ تک خطِ صغرا جو نامہ بر — پڑھنے کو لائے لاشۂ اکبر کے سامنے

حُر لشکرِ یزید سے چل کر مثالِ تیر — پہونچا جو ہاتھ باندھ کے سرورؑ کے سامنے

بولا بصد ملال کہ آقا ہوا قصور — چلتا نہیں ہے زور مقدر کے سامنے

مشکلکشا کے واسطے کیجیے خطا معاف — شرما رہا ہوں روحِ پیمبرؐ کے سامنے

گھر میں پڑی ہی ہیں سب سے زیادہ ملول ہیں — گھر لٹ چکا ہے زینبِ مضطر کے سامنے

قاسم بتاؤ کیوں نہیں دیتے مجھے جواب — بیٹھی ہیں ماں کے لاشۂ دلبر کے سامنے

بانو بلائیں لینے کو پھرتی ہے بیقرار — اکبر کے سامنے کبھی اصغر کے سامنے

تھی آخری نماز تری اسوۂ رسولؐ — شمشیر و تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے

حیدرؔ کی یہ دعا ہے تری بارگاہ میں — ہوں دفن مر کے روضۂ سرورؑ کے سامنے

۳۳۔ حبیبؔ۔ جناب منشی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شمسی عرف ذوی القدر بہادر قادری چشتی اکبرآبادی

مثلث

یوں سرخرو ہوں داورِ محشر کے سامنے — پیتا ہوں روز ساقیٔ کوثر کے سامنے
ہے پیکرِ علیؑ مرے ساغر کے سامنے

لرزے قدم حسینؑ علیہ السلام کے — یا رب ہو خیر ماں نے کہا دل کو تھام کے
اکبر چلے جو فوجِ ستمگر کے سامنے

اللہ رے تشنہ کام شہیدوں کی ہمتیں — مٹ مٹ کے نیک راہ میں پائی ہیں رفعتیں
ابھرے ہیں خوں میں ڈوب کے کوثر کے سامنے

اصغر جو تشنہ کامی میں مجروح ہو گئے — انگڑائی لے کے باپ کے ہاتھوں پہ سو گئے
بس چل سکا نہ تیرِ ستمگر کے سامنے

اربابِ دیں کفر نہ سمجھیں تو یا علیؑ — بدعت کہے کہ حسنِ عقیدت کہے کوئی
تصویر رکھوں آپ کی منبر کے سامنے

شق تھا کلیجہ بیکس و دلگیر کا حبیب — پر حوصلہ تھا پھر بھی تو شبیرؑ کا حبیب
تنہا لڑے یزید کے لشکر کے سامنے

۳۴ حرمت ۔ اہلیہ منشی حبیب الرحمٰن خاں صاحب عرف ذوی القدر بہادر اکبر آبادی

بھاگی تھی فوجِ اشقیا اکبر کے سامنے — روباہ کیا ٹھہرتے غضنفر کے سامنے
آلودہ خاک و خوں میں نیزہ پہ ہو وہ سر — شرمائے آفتاب بھی جس سر کے سامنے
روکے نہ رک سکیں گے کہ عباس ہیں جری — مشکیزہ بھر کے لائیں گے لشکر کے سامنے
پیاسے رہے امام غلط سر بسر غلط — تسنیم و سلسبیل تھی سرور کے سامنے
سجدے کے ساتھ ذوقِ شہادت لیے ہوئے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
ہمشکلِ مصطفےٰ ہیں تو ہم شانِ مرتضیٰ — آئے جسے گمان ہوا اکبر کے سامنے
مسلمؑ دیارِ کوفہ سے باہر نہ جا سکے — تدبیر چل سکی نہ مقدر کے سامنے
زخمی گلا اور آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے — ننھی سی لاش رکھی ہے مادر کے سامنے
یارب وہ دن بھی آئے کہ پہنچوں میں کربلا — پڑھ لوں سلام روضۂ اطہر کے سامنے
حرمت یہ کیا کیا کہ شہیدوں کی پیاس کا — افسانہ چھیڑا اور دلِ مضطر کے سامنے

۳۵ غلیل ۔ جناب سید محمد ابراہیم صاحب رضوی کربلائی قصبہ مہابن ضلع متھرا

سنبل ہے گرد زلفِ معنبر کے سامنے — خورشید ماند ہے رخِ اکبر کے سامنے

خم ہے ازل سے جو درِ حیدرؑ کے سامنے — جھکتا نہیں وہ سر کبھی خود سر کے سامنے
اوروں کا ذکر مدحتِ حیدرؑ کے سامنے — قطروں کا تذکرہ ہے سمندر کے سامنے
بیشک نزولِ آیۂ بلّغ غدیر میں — حیدرؑ ہوئے وزیر پیمبرؐ کے سامنے
عترت کو جو سمجھتے ہیں قرآن سے جدا — محشر میں کیا کہیں گے پیمبرؐ کے سامنے
دل میں ولا کا جوش ہے لب پر علی کا ذکر — عشاقِ آلِ پاک پیمبرؐ کے سامنے
مجلس ہے زیب و زینتِ فردوس کا جواب — قدسی درود پڑھتے ہیں منبر کے سامنے
پیدا خدا کے گھر میں ہوا النفسِ مصطفےٰ — آنکھیں کھلیں تو شافعِ محشر کے سامنے
زائر ہوں ساقیا وہی دے دیکھو مجھے — جو جام جوں نے پی تھی پیمبرؐ کے سامنے
آئے حرم نبی کے جو دربارِ شام میں (ق) — سجاد نے کہا یہ ستمگر کے سامنے
کیا کہتے اسے یزید ہمیں دیکھ کر رسول — ہوتے گر اس طرح سے پیمبرؐ کے سامنے
حسرت یہ ہے خلیل کی با شاہِ کربلا — تربت ہو اپنی روضۂ انور کے سامنے

۳۶۔ خارؔ۔ جناب عنایت اللہ خاں صاحب باغبانوی۔ ایس۔ آئی۔ ایم ریاست دھولپور

عباس کہہ رہے تھے یہ سرور کے سامنے — لڑنے کو جائیے نہ برادر کے سامنے
عباس نے کہا کہ جو دم ہو تو روکتا — لے جاؤں گا یہ مشک ابھی بھر کے سامنے
آئے جو ان کے سامنے انساں کی کیا مجال — جنات تھرتھراتے تھے خنجر کے سامنے
فرمایا شہ نے شمر گھڑی بھر تو صبر کر — خواہر کھڑی ہوئی ہے برادر کے سامنے
دل میں خیال اور نگاہوں میں اشتیاق — یوں جائیے خارؔ روضۂ سرور کے سامنے

۳۷۔ ریاضؔ۔ جناب ریاض احمد خاں صاحب نیازی ہیڈ کانسٹیبل لوہا منڈی آگرہ

قطعہ

تیرِ غم دل کے قریب آتا ہے جگر آتا ہے — دل کا خوں اشکِ عزا بن کے ابھر آتا ہے
مضطرب ہوتا ہوں میں یادِ شہیدان سے ریاضؔ — جب محرم کا مجھے چاند نظر آتا ہے

سلام

چمکا تھا کوئی خنجر اکبر کے سامنے
دشمن لرز رہے تھے دلاور کے سامنے

جیسے قریب چاند کے ابر سیاہ ہو
تھی فوج شام سبط پیمبرؐ کے سامنے

پیاسے تھے تین روز کے پانی پیا نہ تھا
ہو کر شہید جاتے تھے کوثر کے سامنے

تیری نگاہ حشر میں اٹھے گی کس طرح
جب آئے گا تو شمر پیمبرؐ کے سامنے

شمشیر ہاتھ میں ہے علم دوش پاک پر
عباس آئے شام کے لشکر کے سامنے

ہو کر شہید خاطر امت کے سہل کی
مشکل جو آئی سبط پیمبرؐ کے سامنے

جائیں گے یہ نہ داد شجاعت دئیے بغیر
زینب کے لال آئے ہیں لشکر کے سامنے

کر کے شہید آل پیمبر کو کوفیو
جاؤ گے کیسے داور محشر کے سامنے

کہیو صبا جو تیرا گذر کربلا میں ہو
میرا سلام سبط پیمبرؐ کے سامنے

حکم خدا نہ ہوتا تو ہم دیکھتے ریاضؔ
آتا ہے کون سبط پیمبرؐ کے سامنے

۵۳۔ رہبر ۔ جناب سید رفعت حسینؑ صاحب رضوی اکبرآبادی

شرمندہ مہر و ماہ تھے اکبر کے سامنے
یوسف خجل تھے اس مہ انور کے سامنے

جب گود میں اجل کی گیا ناتی رسول
قاتل نے دل پکڑ لیا اکبر کے سامنے

بیشک نثار ہو لئے گو امت کیواسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

اصغر نے پایا پانی کے بدلے جو آب تیر
آغوش شہ سے پہونچا وہ کوثر کے سامنے

گمراہ ہے نہیں ہے جسے حبّ اہلبیت
لے اس کے کون جائے پیمبرؐ کے سامنے

شبیرؑ تیری یاد کا ہم کو صلا ملا
رکھیں گے اشک شافع محشر کے سامنے

بانو سے اتنی شرم تھی سبط رسول کو
اصغر کی لاش لائے نہ مادر کے سامنے

رہبر جو کھایا بچے نے گردن پہ تیر کو
اعدا کے دل بھی ہل گئے اصغر کے سامنے

۳۹۔ رہبرؔ۔ جناب سید علی غضنفر صاحب عرف ابن حسینؑ صاحب اکبرآبادی

امت کا تھا خیال جو سرور کے سامنے ۔۔۔ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

عباسؑ لے کے مشک سکینہ کی جب چلے ۔۔۔ آیا نہ کوئی شبر دلاور کے سامنے

احمدؐ کے لاڈلے نے یہ مٹ کر بتا دیا ۔۔۔ مٹ کر بھی حق اُبھرتا ہی اکثر کے سامنے

محشر میں بخشوائیں گے امت کو نار سے ۔۔۔ وہ سجدے جو کئے گئے خنجر کے سامنے

ہنگام عصر رہ گیا تنہا امام عصر ۔۔۔ لاشیں پڑی ہیں سبط پیمبرؐ کے سامنے

اے شمر بوسہ گاہِ پیمبر نہ کر قلم ۔۔۔ جانا ہے تجھ کو شافع محشر کے سامنے

اللہ رے بیکسی کہ نہ زینب بچا سکی ۔۔۔ پامال لاش شہ ہوئی خواہر کے سامنے

رہبرؔ گناہوں کر دئیں امت کے واسطے ۔۔۔ کارِ عظیم تھا یہ بہتر کے سامنے

۴۰۔ رسا۔ جناب مستقیم شاہ اکبرآبادی تلمیذ محمد سرفراز خاں صاحب وفا وارثی اکبرآبادی

یہ آرزو تھی جب ہی شہادت نصیب ہو ۔۔۔ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

یہ رعب حیدری تھا کہ گھبرا گئے عدو ۔۔۔ تنہا حسینؑ جب گئے لشکر کے سامنے

حسرت بھی لٹ گئی مری قسمت بھی پھر گئی ۔۔۔ کہتے تھے شہ یہ بانوئے مضطر کے سامنے

دنیا رساؔ کہے گی شہید وفا انہیں ۔۔۔ قربان ہو گئے ہیں جو سرور کے سامنے

۴۱۔ زائرؔ۔ جناب سید محمد منتظر صاحب رضوی اکبرآبادی تلمیذ آغا محمد جواد صاحب ناشر درانی

آفتاب حجاز کیا کہنا ۔۔۔ قطعہ ۔۔۔ اے شہ پاکباز کیا کہنا

کربلا ہو گئی بہشت بریں ۔۔۔ واہ تیری نماز کیا کہنا

سلام

ماتم کا ذکر مالک کوثر کے سامنے ۔۔۔ قطرے کی کیا بساط سمندر کے سامنے

ایسا غلام ہے تو پھر آقا کو کیا کہیں ۔۔۔ سلطان سر جھکاتے ہیں قنبرؑ کے سامنے

چہرہ پہ خون مل کے کہا یہ حسینؑ نے ۔۔۔ جاؤں گا اس طرح سے پیمبرؐ کے سامنے

دولت تمام اپنے فریب و ادا کے ساتھ — رقصاں ہوئی تھی شمر بد اختر کے سامنے

کائی کی طرح پھٹ گئی سب فوج ہر سے — ڈرپوک رک سکے نہ دلاور کے سامنے

جب ہی تو رن میں آن کے لب مسکرا دیئے — اک کھیل تیر کھانا تھا اصغر کے سامنے

تشنہ لبی، عزیزوں کا غم، قید، بیکسی — یہ سب ہیں ہیچ دین کے رہبر کے سامنے

ابن نمیر کیا ترے پہلو میں دل نہ تھا — برچھی لگائی بیٹے کے مادر کے سامنے

کہدوں گا راز سبط نبی کا ہوں مدح خواں — جاؤں گا جب میں شافع محشر کے سامنے

۴۲۔ راز۔ جناب سبط حسن صاحب زیدی بساپوری فتحپوری

وعدہ کیا تھا جو کہ پیمبر کے سامنے — پورا کیا حسین نے داور کے سامنے

وہ حسن وہ ادائیں وہ شیریں کلامیاں — یوسف کا حسن ماند تھا اکبر کے سامنے

عباس کو جو روکتا کوئی یہ تھی مجال — کیسے ملاتا آنکھ دلاور کے سامنے

یہ کجروی فلک کی یہ افتاد ہائے ہائے — سر بھائی کا جدا ہوا خواہر کے سامنے

خستہ جگر ہے کوئی گریباں کسی کا چاک — چلتی ہے کس کی چرخ ستمگر کے سامنے

کربلا میں راز برائے رضائے حق — سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے

۴۳۔ رسوا۔ جناب حکیم محمد اسحاق خاں صاحب اکبرآبادی

قطعہ

پابندِ وفا حضرتِ سجاد رہے ہیں — گو خستہ و سرگشتۂ بیداد رہے ہیں

کی رنج اسیری میں بھی تائید امام — زنجیر کی کڑیوں میں بھی آزاد رہے ہیں

سلام

ہیں مجرئی حسین ستمگر کے سامنے — ایمان کا ستون ہے کافر کے سامنے

سوکھا فرات ساقیٔ کوثر کے سامنے — کیا موج کی بساط سمندر کے سامنے

لرزے ہیں اہل شام ہیں اکبر کے سامنے — اکبر کے سامنے ہیں پیمبر کے سامنے

تھا لطف جنگ ہوتی اگر رزمگاہ میں — چوٹیں مقابلے کی برابر کے سامنے

لیکن وہاں تو لاکھوں جوانانِ شام تھے
اور وہ بھی تشنہ لب علی اصغرؑ کے سامنے

ڈرتے نہیں جو عظمتِ فانیٔ کبیر سے
اعلانِ حق وہ کرتے ہیں خنجر کے سامنے

باقی رہا نہ شام کی راتوں میں رنگ و نور
اکبر کے موئے زلفِ معنبر کے سامنے

محوِ تصورات ہوں یوں واقعات ہیں
جیسے ہے قتل گاہ مرے گھر کے سامنے

مجبوریاں تو اپنے نواسے کی دیکھئے
ہوتی یہ جنگ کاش پیمبر کے سامنے

جو لوگ سرفرازِ حضورِ خدا میں ہیں
جھکتے نہیں وہ دشنہ و خنجر کے سامنے

بیشک سرِ امام نے سجدہ کیا مگر
خنجر کے سامنے نہیں داور کے سامنے

رسوا ہوگی جو پرسشِ اعمال روزِ حشر
پڑھ دوں گا یہ سلام پیمبرؐ کے سامنے

۴۴۔ راجؔ۔ جناب راجگوپال صاحب تلمیذ حضرت مرزا تجمل حسین صاحب فلکؔ اکبرآبادی مرحوم مغفور

مشتاقِ دیدِ روضۂ سرور کے سامنے
بیٹھے ہیں مستِ مالکِ کوثر کے سامنے

تھا رعب یہ جلالِ علیؓ کے تمثال کا
لرزاں تھا چرخ نعرۂ حیدرؑ کے سامنے

ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھیں اور لڑیں شقی
لاکھوں کھڑے ہوئے تھے بہتّر کے سامنے

کیا تاب کیا مجال بھلا شامیوں کی تھی
جمتے قدم جو لشکرِ حیدرؑ کے سامنے

وعدہ کو نانا جان کے رن میں نبھا دیا
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

تشنہ لبی میں جامِ شہادت پیا بشوق
پانی پیا نہ ساقیٔ کوثر کے سامنے

خیمے جلانا ہو کہ چادر اتارنا
یہ عیب بھی ہنر تھا ستمگر کے سامنے

بھوکے پیاسے آلِ نبیؐ ہو گئے شہید
کیا کرتے اور مرضیٔ داور کے سامنے

تیری جفا کا شمر وفائے حسینؑ کا
انصاف ہوگا داورِ محشر کے سامنے

یہ شانِ ضبط ہنستے ہوئے کھیلتے ہوئے
اصغر شہید ہو گئے گھر بھر کے سامنے

اے راجؔ روزِ حشر علیؑ فاطمہؑ کے لال
دولہا بنیں گے ساقیٔ کوثر کے سامنے

۴۵۔ رنگینؔ۔ جناب غلام محی الدین صاحب رنگین شاہ چشتی گرادلی آگرہ۔

رکھ کر گلوئے نازنیں خنجر کے سامنے
امت کو بخشوا لیا داور کے سامنے

اعدا کی تاب کیا علی اکبر کے سامنے — جھجکی تھی موت آپ کے تیور کے سامنے
امت کے بخشوانے کو داور کے سامنے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
طیبہ نگر کے باشی وہ مہمانِ کربلا — بے آب و دانہ جاتے ہیں داور کے سامنے
کربل میں جو توانا تھے قربان ہو چکے — تھے ناتوان اسیر ستمگر کے سامنے
کچھ خستہ قلب تشنہ گلو کچھ جواں حسیں — شبیرؑ لائے خالقِ اکبر کے سامنے
زنگین کربلا ہی کی قربان گاہ ہیں — پہونچے سلام روضۂ اطہر کے سامنے

۴۶ - رضا - جناب سید موسیٰ رضا صاحب فرق آئین فیروز آبادی ساکن تاج گنج آگرہ

میخواروں کا ہجوم ہے منبر کے سامنے — نظریں لڑائے بیٹھے ہیں ساغر کے سامنے
مضبوط جس نے دامنِ حیدرؑ پکڑ لیا — کشتی اسی کی پہونچے گی کوثر کے سامنے
مرقد میں جب کہ پوچھیں گے مجھ سے ملائکہ ق — کہہ دوں گا اُن سے ساقیِ کوثر کے سامنے
یہ ہیں مرے امام انہیں کا غلام ہوں — پھر کیا وہ پوچھ سکتے ہیں حیدرؑ کے سامنے
کہکر وہ یہ سدھار گئے آرام سے تو سو — تیرا مکان خلد ہے کوثر کے سامنے
دروش بنی یہ جبکہ علیؑ نے قدم رکھا — تب کفر کفر اکے گر گئے حیدرؑ کے سامنے
اے حرؑ باوفا تری ہمت کے آفریں — پہونچا تو ایک ہاتھ میں کوثر کے سامنے
منزل کڑی ہے زادِ سفر پاس کچھ نہیں — پہونچا دے اے خدا مجھے رہبر کے سامنے
یوں کربلا میں جمع تھے انصارِ شاہ دیں — جیسے ستارے ہوں مہِ انور کے سامنے
بیعت نہ کی یزید سے فاسق کی زینہار — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
صبر و سکون شاہ کی حسرت کی یاس کی — تصویر کھنچ کے رہ گئی خنجر کے سامنے
لکھا ہے جو کہ ہو کے رہے گا وہی رضا — چلتا نہیں ہے زور مقدر کے سامنے

۴۷ - رخشندہ بنت سید منور علی صاحب ٹیلر ماسٹر رونی منڈی تلمیذ حضرت ندا اکبر آبادی

نارِ جحیم تھی ستمگر کے سامنے — سلام — اور باغِ خلد سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
حُر نکلا فوجِ شام کے لشکر سے دیکھ کر — جنت کی راہ آلِ پیمبرؐ کے سامنے

اب خاک اڑا فرات تو یوم حساب تک — پیاسے تو جا کے پیتے ہیں کوثر کے سامنے
بچ کر گیا نہ تیغ دو پیکر کے وار سے — چڑھ آیا جنگ میں علیؑ اکبر کے سامنے
کیا شان تھی کہ چادر تطہیر اوڑھ کر — پہنچے حرم یزید بد اختر کے سامنے
تھی بے مثال شان عبادت تری حسینؑ — سر زیر تیغ سجدے میں داور کے سامنے
جنت میں رخ پہ خون کا سہرا بندھا ہوا — پہونچے حسینؑ لالۂ احمر کے سامنے
تیرے سبب سے رہ گئی واللہ اے حسینؑ — امت کی بات داور محشر کے سامنے
عاشق حسینؑ کی ہوں رشیدہ ہے میرا نام — کہدوں گی صاف تربت پیمبرؐ کے سامنے

۴۸ - زہرا - اہلیہ جناب سید غلام علی صاحب کمیل احسن اکبر آبادی سکریٹری بزم ادب شاہ گنج آگرہ

جائیں گے لیکے خالق اکبر کے سامنے — جو کربلا میں آئے بہتّرؑ کے سامنے
ہم رونے والے ہیں ترے پیاسے حسینؑ کے — کہدیں گے جا کے شافع محشر کے سامنے
ایسی ہزار فتح فدا اس شکست پہ — ہو ایک لاکھ فوج بہتّر کے سامنے
اب خوں بہا ملے مرے پیاسے حسینؑ کا — زہراؑ کہیں گی داور محشر کے سامنے
رہویگا یادگار مرقع جہان میں — قتل حسینؑ اور وہ خواہر کے سامنے
جب وقت جنگ وعدۂ طفلی کا آیا دھیان — سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
محشر کا کیا خیال ہو زہرا جہان میں — جاؤں گی روتی زینب مضطر کے سامنے

۴۹ - زاہد - جناب زاہد حسین صاحب نقوی سلطانپوری تلمیذ حضرت مصطفٰے اکبر آبادی مدظلہٗ

جھک کر سر حسینؑ نے خنجر کے سامنے — حاصل کی سرخروئی پیمبرؐ کے سامنے
بیٹوں کا رنج بھائی کا غم ضعف و تشنگی — کیا کیا الم ہیں سبط پیمبرؐ کے سامنے
صد حیف ابن ساقیٔ کوثر برائے آب — اصغر کو لے کے آئے ہیں لشکر کے سامنے
عباس نے دوبالا کیا رتبۂ وفا — قربان ہو کے سبط پیمبرؐ کے سامنے
وحدت میں چار چاند لگائے حسینؑ نے — رکھ کر سر نیاز کو خنجر کے سامنے

روتے تھے پھوٹ پھوٹ کے حسنِ شباب پر — ارمان رن میں ہیں اکبر کے سامنے
اللہ رے ناز پروریٔ سبطِ مصطفیٰ — خم ہے سرِ نیاز بھی خنجر کے سامنے
زاہد پئے نجات غمِ سبطِ مصطفیٰ — جاؤں گا لے کے داورِ محشر کے سامنے

۵۰۔ سراج۔ جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب علی آبادی (از کلکتہ)

کیا سرفراز ہو کوئی اُس سر کے سامنے — جو جھک گیا ہے مرضیٔ داور کے سامنے
روحِ خلیل دے رہی ہے داد صبر کی — اکبر شہید ہوتے ہیں سرور کے سامنے
میزانِ عدل کے لئے پاسنگ بھی نہیں — خلقِ خدا کا زہد بہتر کے سامنے
پہونچی تھی جس کی فتح نبی سے دراتنا — وہ مرحلہ تھا سبطِ پیمبر کے سامنے
اُس راہرو پہ حسنِ ارادت کو ناز ہے — منزل پہ جو پہونچ گیا رہبر کے سامنے
قربت پہ بھی تو دور رہی ہے ساحلِ مراد — طوفان سیکڑوں ہیں شناور کے سامنے
لکھا ہے جو نصیب میں ہوگا وہی سراج — کس کا چلا ہے زور مقدر کے سامنے

۵۱۔ سنجا۔ جناب منشی لچھمی نرائن سرتی واستو صاحب بی اے ریٹائرڈ ڈسٹی مجسٹریٹ جالیہ (راجپوتانہ)

رباعی

در کرب و بلا کہ یادگار ست حسینؑ — یار ست خدا اخدائے یار ست حسینؑ
دین سنتِ نبی جہادِ دین است علیؑ — حقا۔ سجاد، ذو الفقار ست حسینؑ

سلام

مجرائی کب حسینؑ تھے خنجر کے سامنے — سجدے تھے سجدہ شوق میں داور کے سامنے
مجھ کو بٹھا دو روضۂ اطہر کے سامنے — روتا رہوں میں سبطِ پیمبر کے سامنے
دینِ یزید کفر ہے دینِ حسینؑ دین — کچھ چیز ہی خذف نہیں گوہر کے سامنے
مرعوبِ حسنِ مصطفوی ہو کے رہ گئے — آتا نہیں شقی کوئی اکبر کے سامنے
ہے جب یزید دینِ پیمبر میں ننگِ دین — کیا منہ دکھائے گا یہ پیمبر کے سامنے
شرمندہ سا ہے سامنے شہ کے خدا بھی کچھ — شرمندہ سے ہیں شہ بھی کچھ اصغر کے سامنے

اہلِ حرم کے حال پہ اللہ رحم کر — قتلِ حسینؑ ہائے یہ گھر بھر کے سامنے
عزت قرانی دیکھیے خود کر رہی ہیں پیش — حُر کو حسینؑ شافعِ محشر کے سامنے
وہ بیکسی، وہ تشنگی، وہ گرمیِ آفتاب — گویا یہ کربلا ہی تھی محشر کے سامنے
کہتے ہو مجھ سے ضبط کرو اور کر رہے ہو تم — ذکرِ حسینؑ اس دلِ مضطر کے سامنے
معراجِ عشق اس طرح کس کو ہوئی نصیب — نیزے پہ سر ہے عرشِ بریں سر کے سامنے
یا شاہِ کربلا نظرِ لطف ادھر بھی ایک — کب کا سخاؔ کھڑا ہے ترے در کے سامنے

۵۲۔ سخاوت۔ جناب حافظ سخاوت حسینؑ صاحب مسلم پرائمری اسکول بھرتپور

سجدے میں ہیں اہلِ خلد کے اس در کے سامنے — افضل ہے کون سبطِ پیمبر کے سامنے
کیا سختیاں تھیں عشقِ بدِ مضطر کے سامنے — منزل کڑی ہی تھی دین کے رہبر کے سامنے
دستِ خدا کے ساتھ وہ جھکتا نہ کیوں بھلا — خیبر کی کیا بساط تھی حیدرؑ کے سامنے
سر دیکے درسِ حق ہمیں شبیرؑ نے دیا — سر وہ ہے جو جھکے نہ کسی سر کے سامنے
دل سے وہ سب حسینؑ پہ قربان ہو گئے — ایمان تھا عزیز جنھیں زر کے سامنے
یہ جانتے تھے سب ہی نواسہ رسول کا — مجبور تھے لعین مگر زر کے سامنے
فی النار والسقر ہوا اک وار میں وہیں — آیا لعین جب کہ علی اکبر کے سامنے
پیاسا کیا شہید جنھوں نے حسینؑ کو — کیا منہ دکھائیں گے وہ پیمبرؐ کے سامنے
امت کی کشتی پار لگانے کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
بھیجو درود اور سلام اُس پہ مومنو — جس نے ادا نماز کی خنجر کے سامنے
خوں مل کے رُخ سے شاہ نے اصغر کا یہ کہا — اس منہ سے جاؤں گا میں پیمبرؐ کے سامنے
نادِ علیؑ کا ہوگا سخاوت زباں پہ ورد — جاؤں گا میں جو ساقیِ کوثر کے سامنے

۵۳۔ ساجد۔ جناب ڈاکٹر محمد عنایت اللہ خاں صاحب باغبانوی اکبرآبادی

اصغر کے تیر مار کے بولا یہ حرملہ — لائے ہیں موم ہاتھوں پہ پیمبر کے سامنے

اکبر کی سمت دیکھ کے بے چین ہو گئے / نیزہ لگا جو سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

کچھ روز بھی سرور حکومت نہ رہ سکا / رسوا ہوا یزید جہاں بھر کے سامنے

اک شور تہنیت کا مچے گا بہشت میں / جب تشنہ کام جائیں گے کوثر کے سامنے

خونِ جگر سے لکھا ہے ساجد نے یہ سلام / جا کر پڑھے گا روضۂ سرور کے سامنے

۵۴۔ ساجد۔ جناب نیدو خاں صاحب ٹیلر ماسٹر باغبانوی اکبرآبادی

یہ ظلم جو ہے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے / شکوہ کروں گا چرخ کا داور کے سامنے

شدت سے تشنگی کی نکالے ہوئے زباں / اصغرؑ پڑے ہیں بانوئے مضطر کے سامنے

پانی تلک نگاہ کا جانا محال تھا / فوج اس قدر کھڑی تھی خیمۂ اطہر کے سامنے

فرطِ غمِ حسینؑ سے رونے لگی تھی ہند / پہنچا جو سر یزیدِ ستمگر کے سامنے

ساجد وہ سب کو اپنے کرم سے پلائیں گے / پیاسوں کی بھیڑ جائے گی کوثر کے سامنے

۵۵۔ ساغر۔ جناب سید احسن عباسؑ صاحب جعفری طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول آگرہ

قدسی کھڑے ہیں یوں درِ حیدرؑ کے سامنے / خادم ہوں جس طرح در افسر کے سامنے

افسوس اُس مکاں کو جلایا لعینوں نے / قدسی بھی جا نہ سکتے تھے جس گھر کے سامنے

دنیا کو عمر بھر یہ رلائے گا ظلم شمر / چھینے گہر سکینہ کے سب گھر کے سامنے

اے کوفیو دغا ہے تمہاری سرشت میں / ظاہر ہے جو عمل کیا شبیرؑ کے سامنے

ملتا ہے ایک گھر سے گدا اور شاہ کو / کیوں ہو دراز ہاتھ تونگر کے سامنے

افسوس اہلبیت ہوں بے مقنع و ردا / چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے

ساغر یہ کون کہتا ہے کٹھن سخت یہ ردیف / کچھ بھی نہیں ردیف سخنور کے سامنے

۵۶۔ سحر۔ جناب سید حرار حسینؑ صاحب جعفری متعلم گورنمنٹ موڈل اسکول آگرہ

رستم کی کیا بساط ہے حیدرؑ کے سامنے / ذرے کا ذکر کیا مہرِ منور کے سامنے

پانی کو لینے نہر پہ عباسؑ جب گئے / ٹھہرا نہ اک عدو بھی غضنفر کے سامنے

سہ شعبہ تیر کھا کے وہ اصغر سا شیر خوار — ہاتھوں پہ خوں اُگلتا تھا سرور کے سامنے
ذاتِ علیؑ میں شانِ خدائی نظر پڑی — اصنامِ کعبہ جھک گئے حیدر کے سامنے
کرنا تھا طے جو بخششِ امت کا مرحلہ — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
تقصیر بخشوانے کو حر ہاتھ باندھ کر — آیا ادب سے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
انسانیت لرز اٹھی جب قبر کھود کر — بچے کا سر قلم کیا مادر کے سامنے
قسمت میں جو لکھا ہے مقرر ہوگا وہ ضرور — تدبیر کیا کرے گی مقدر کے سامنے

سیفیؔ - جناب محمد سمیع الحسن صاحب متھراوی ٹیلیگراف آفس آگرہ

رباعی

لازم ہے بشر کو موت سب ہیں قائل — مٹی ہیں یہ جسم خاک جاتا ہی مل
پر راہِ خدا میں جان دینے والے — کرتے ہیں حیاتِ جاودانی حاصل

سلام

اکبر کھڑے ہیں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے — یا ماہتاب مہرِ منور کے سامنے
جو سر جھکا ہو خالقِ اکبر کے سامنے — ہوگا نہ خم یزیدِ ستمگر کے سامنے
صبر و رضا کا درس ہمیں دے گئے حسینؑ — دشتِ بلا میں نیزہ و خنجر کے سامنے
پیاسا ادھر جو کرب و بلا میں ہوا شہید — پہونچا ادھر وہ ساقیِ کوثر کے سامنے
مجبور حکمِ حق سے تھے ورنہ یہ فوجِ شام — کیا شے تھی ابنِ فاتحِ خیبر کے سامنے
اک طفلِ شیر خوار بھی ٹھہرا قصوروار — اک بانیِ فساد کے لشکر کے سامنے
ظالم ترا حسینؑ کا سینہ ہے آج شمر — معلوم ہوگا کل تجھے داور کے سامنے
یہ رعبِ اہلِ حق ہے کہ آیا ہے جنگ کو — اک لشکرِ عظیم بہتر کے سامنے
نذرِ سرِ حسینؑ الٰہی قبول ہو — مولا دعا یہ کرتے تھے داور کے سامنے
سیفیؔ کی یہ دعا ہے خدائے قدیر سے — پہونچے کبھی وہ روضۂ اطہر کے سامنے

۵۸۔ شمیم۔ جناب سید فیاض علی صاحب اکبر آبادی تلمیذ حضرت باغ اکبر آبادی

قطعہ

یہ تری شان یہ ہمت یہ کلیجہ تیرا
ل گیا خاک میں پر منہ نہ وفا سے موڑا
جان دی تو نے حسینؑ ابنِ علیؑ مذہب پر
باغِ اسلام کو خود اپنے لہو سے سینچا

سلام

شبیرؑ حکمِ خالقِ اکبر کے سامنے
سر خم کئے ہیں چپ ہیں مقدر کے سامنے

ظاہر میں سر تھا شاہ کا خنجر کے سامنے
باطن میں کوئی اور ہی تھا سر کے سامنے

سجدہ کیا نماز پڑھی کچھ دعا بھی کی
پھر ہو گئے شہید ترے در کے سامنے

کس طرح جان توڑ کے لڑتا تھا الاماں
اک مختصر سا قافلہ لشکر کے سامنے

صبر و رضا کی شان دکھانے کے واسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

وہ لشکرِ کثیر وہ تنہا علیؑ کا لال
غالب تھا ایک لاکھوں کے لشکر کے سامنے

لرزا ہوا زمیں کو فلک تھرتھرا اٹھا
جب سر رکھا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

مجھ کو یقیں ہے رونے لگے وہ بھی پھوٹ کر
کہدوں یہ واقعات جو پتھر کے سامنے

دیکھ آئیں اپنی آنکھ سے سنتے ہیں اے شمیم
جنت ہے خاص روضۂ سرور کے سامنے

۵۹۔ شمیم۔ جناب کنور سید محمد قاسم علیخاں صاحب پنڈراول ضلع بلند شہر

ہوگا حساب شافعِ محشر کے سامنے
جب روزِ حشر جائیں گے داور کے سامنے

کیا مرتبہ تھا حُر کا زہے قسمتِ رسا
دُنیا تھی ہیچ اُس کے مقدر کے سامنے

ایسا کبھی انقلاب نہ ہوگا زمانے میں
بھائی کا سر قلم ہوا خواہر کے سامنے

سارا جہان آنکھوں میں اندھیر ہو گیا
اکبر کے بعد بانوئے بے پر کے سامنے

کنبہ تمام قتل ہوا در بدر پھرے
کیا کچھ ہوا نہ عابدِ مضطر کے سامنے

کٹوا دیا گلا بھی خموشی سے شاہ نے
عاجز تھا صبر سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

اس غم کو اے شمیم کوئی پوچھے شاہ سے
بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے

۶۰۔ شوقؔ۔ جناب ماسٹر مشتاق حسین صاحب چاند پوری صدر سیماب لٹریری سوسائٹی آگرہ

مومن نہیں جھکے کبھی کافر کے سامنے   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

لوں کس کا نام سبطِ پیمبرؐ کے سامنے   قطرہ کا کیا وجود سمندر کے سامنے

بس یوں غمِ حسینؑ ہے اور سوزِ زندگی   بس اور کچھ نہیں دلِ مضطر کے سامنے

اللہ رے یہ شوقِ شہادت یہ شانِ عشق   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

تکمیلِ شوقِ حق ازل کے خیال سے   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

شانِ ذبیحِ پاک بڑھانے کے واسطے   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

پوچھو نہ قاتلانِ شہِ دیں کی گمرہی   مردود ایسے ہوں گے نہ داور کے سامنے

تکمیلِ صبرِ حضرتِ ایوبؑ تھی ضرور   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

سردارِ انبیاء کے مراتب کا تھا خیال   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

تھا شانِ حیدری کا تحفظ بھی لازمی   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

دیکھی جو نعشِ حضرتِ اکبرؑ تو شکر سے   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

اسلام پھر سے تازہ ہو اے شوقؔ اس لئے   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۶۱۔ شاکرؔ۔ جناب عبد الرشید خاں صاحب ہیڈ ماسٹر باغبانوی اکبر آبادی

دریا جہاں کے دیتے ہیں طعنے فرات کو   بڑھ کر نہ کیوں پہنچ گئی سرورؑ کے سامنے

عابدؑ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیر آ گئی   محشر بپا تھا آلِ پیمبرؐ کے سامنے

چھٹ کر جہاں لگانے نکلتا وہیں سے آب   کیا تھی فرات ساقیِ کوثر کے سامنے

شاکرؔ کو آرزو ہے بہت دن سے اے صبا   لے چل اڑا کے ساقیِ کوثر کے سامنے

۶۲۔ شوکتؔ۔ جناب شیخ شوکت علی صاحب اکبرآبادی تلمیذ جناب موتی لال صاحب شاہ گنج آگرہ

ذرہ ہے شمس روئے منور کے سامنے   بدتر ہے مشک زلفِ پیمبرؐ کے سامنے

اسلام حشر تک رہے امت کی ہو نجات   یوں سر رکھا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

گودی میں لیکے مصحفِ ناطق کے پارے کو ‏— شہ لائے رن میں فوجِ ستمگر کے سامنے
کیا کہنا ہے شجاعتِ ابنِ رسول کا — تھی کتنی فوج ایک دلاور کے سامنے
ایمان ترک کر دیا دولت کی چاہ میں — گمرہ لعین ہو گئے رہبر کے سامنے
کیوں پیتے اہلبیت بھلا اُن کو کیا غرض — کیا قدر تھی فرات کی کوثر کے سامنے
دیکھو ستم لعینوں کا کھدوا کے قبر کو — اصغر کا سر جدا کیا مادر کے سامنے
یارب جو موت آئے تو یہ شوکتِ حزیں — دم توڑتا ہو روضۂ سرور کے سامنے

۴۳۔ شائقؔ۔ جناب محمد سلیمان صاحب اکبرآبادی اکبرآبادی پریسیڈنٹ بزم ادب اعتماد دہلی

رباعی

پابندِ جفا موردِ آلام حسینؑ — مقتولِ ستم کشتۂ صمصام حسینؑ
بیعت نہ کی فاسق کی دیا سر شائقؔ — اسلام کے کام آیا ترا کام حسینؑ

سلام

گو لاکھ غم ہیں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے — سر پھر بھی خم ہے خالقِ اکبر کے سامنے
بت سرنگوں ہیں اس طرح حیدرؑ کے سامنے — جھکتا ہے بندہ جس طرح داور کے سامنے
حُر کھنچ ہی آیا نار کی جانب سے سوئے نور — چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
اصغر کی قبر کھودنا کفار سے جہاد — دو مرحلے ہیں تیغ دوپیکر کے سامنے
فوجِ خدا قلیل تھی کفار تھے کثیر — بادل اُمنڈ رہے تھے بہترؔ کے سامنے
امت کے بخشوانے کی خاطر بذوق و شوق — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
آبِ فرات ہیچ تھا نظروں میں شاہ کی — کوثر تھا ابنِ ساقیٔ کوثر کے سامنے
ہمشکلِ مصطفےٰ نے کیا جب سوالِ آب — شہ سر جھکا کے رہ گئے دلبر کے سامنے
اللہ رے انقلابِ زمانہ کہ اہلبیت — سر ننگے ہیں یزید بد اختر کے سامنے
شائقؔ ولائے آلِ پیمبرؐ بروزِ حشر — آئے گی کام داورِ محشر کے سامنے

۶۴۔ شبّر۔ جناب ماسٹر سید غلام شبّر صاحب رضوی کن رکھوی اسسٹنٹ ماسٹر شعیب محمدیہ ہائی اسکول آگرہ

آیا جو رن میں تیغِ دو پیکر کے سامنے
فی النار و السقر ہوا اکبر کے سامنے

تھا یہ خیال حُرؓ دلاور کے سامنے
کس منہ سے جاؤں گا میں پیمبرؐ کے سامنے

اللہ رے پاسِ بخشش امت کے واسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

خیبر کی جنگ بدر و احد کی لڑائیاں
سر کرنا ایک کھیل تھا حیدرؑ کے سامنے

حُبّ و ولائے آلِ محمدؐ تو دیجئے
سرشار ہوں میں ساقیٔ کوثر کے سامنے

عباسؓ فوجِ شام پہ ٹوٹے کچھ اس طرح
گویا خدا کا قہر تھا لشکر کے سامنے

عباس کو نہ روک سکے مفسدانِ شام
بزدل لرز رہے تھے دلاور کے سامنے

اصغر کی شمعِ زیست بجھی تیرِ ظلم سے
دنیا سیاہ ہو گئی سرور کے سامنے

سویا ہوں مستِ بادۂ غم ہو کے قبر میں
کھولوں گا آنکھ ساقیٔ کوثر کے سامنے

بھائی، بھتیجے، بھانجے سب رزم گاہ میں
ہیہات قتل ہو گئے سرور کے سامنے

مولا دعا ہے شبّرِ غمگین و زار کی
مدفون ہو وہ روضۂ اطہر کے سامنے

۶۵۔ شہید۔ جناب گیان پرکاش صاحب کلشرشٹ شکوہ آبادی

طفلی میں جو کہا تھا پیمبرؐ کے سامنے
وہ کر دکھایا خالقِ اکبر کے سامنے

وہ ہو گیا شہی کہ نظر جس نے چار کی
ٹھہرا ہے کوئی تیغِ دو پیکر کے سامنے

للکار کر کہا کہ میں جاتا ہوں روک لو
آیا نہ کوئی حشر دلاور کے سامنے

منشائے حق سمجھ کے خود امت کے واسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

ساقی تری نگاہِ کرم کے امیدوار
بیٹھے ہیں بادہ نوش بھی کوثر کے سامنے

ق
عباسؓ یعنی شیرِ نیستانِ کربلا
جب ہو گئے شہید برادر کے سامنے

رو کر کہا حسینؑ علیہ السلام نے
بھائی کمر کو توڑ گئے مر کے سامنے

ق
پانی پلانے لائے تھے اُمِّ رباب سے
چلتا نہیں زورِ مقدر کے سامنے

تیرِ ستم کا پائے نشانہ بنا دیا — اصغرؑ شہید ہو گئے سرور کے سامنے
ہو کر شہید امتِ جد کو بچا لیا — دعا رے کا ننھا خیال جو سرور کے سامنے
تکمیل پا رہی ہے رسالت امام سے — میدانِ کربلا میں بہتّر کے سامنے
رو بھی نہ پائیں زینبؑ خستہ جگر شہید — لاشے پڑے ہوئے تھے بہتّر کے سامنے

۶۶۔ صبر۔ جناب سید محمد حامد صاحب جعفری اکبرآبادی تلمیذ حضرت مصطفیٰ اکبرآبادی مدظلہ العالی

چمکی جو تیغِ حیدری خیبر کے سامنے — ٹھہرا نہ جنگجو کوئی حیدرؑ کے سامنے
سب کو گماں ہوا یہ رسالت مآب ہیں — اکبرؑ جو آئے فوجِ ستمگر کے سامنے
جب ذوالفقارِ حیدری شہ نے بلند کی — آیا نہ کوئی سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
ڈر ہے کہیں نہ حشر بپا ہو جہاں میں — شبیرؑ سر جھکائے ہیں خنجر کے سامنے
اے ظالمو حسینؑ کو کیوں ذبح کر دیا — تم کیا جواب دو گے پیمبرؐ کے سامنے
دونوں جہاں میں حشر سا ہونے لگا بپا — آیا جو تیر گردنِ اصغر کے سامنے
امت کے بخشوانے کی خاطر حسینؑ نے — اے صبر سر جھکا دیا خنجر کے سامنے

۶۷۔ طاہر۔ جناب مرزا طاہر حسین صاحب اکبرآبادی

مخمس

اکبر رضا کو بیٹھے ہیں مادر کے سامنے — عباسؑ بھی [illegible] ہیں برادر کے سامنے
قاسم بھی آئے بیٹھے ہیں سرور کے سامنے — بیٹھے کھڑے ہیں زینبِ مضطر کے سامنے
محشر ہے ایک سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

دیکھے جو ظلم حر کا جگر غم سے پھٹ گیا — بولا بڑا غضب ہے یہ تم کر رہے ہو کیا
سبطِ رسول سے ہمیں لڑنا نہیں روا — لالچ دیا عمر نے تو یہ کہہ کے چل دیا
یہ وہ جبیں نہیں جو جھکے زر کے سامنے

شمشیرِ آبدار جو میدان میں اڑ گئی — ساری سپاہِ شام کی کھیتی اجڑ گئی

اک لمحہ بھر میں جنگ کی حالت بگڑ گئی — بھاگڑ امیرِ شام کے لشکر میں پڑ گئی
کیا جمتا کوئی تیغِ دوپیکر کے سامنے

جس پر پڑی نگاہ وہ دیوانہ ہو گیا — لشکر چراغِ صبح کا پروانہ ہو گیا
زندہ علیؑ کی جنگ کا افسانہ ہو گیا — اک دم کے دم میں آپ سے بیگانہ ہو گیا
بڑھ کر شقی جو آ گیا اکبر کے سامنے

ظاہر ندا یہ آئی کہ سبطِ رسول ہے — پروردۂ بہارِ رُخِ زہراؑ کا پھول ہے
خاصانِ رب کا خون بہانا فضول ہے — کچھ سوچ تو کہ شمر کہاں تک یہ بھول ہے
دے گا جواب کیا بھلا داور کے سامنے

۶۸۔ عباسؔ جناب سید غلام عباس صاحب ابنِ سید محمد علی صاحب قدیم عدالت کھمبات (گجرات)

محرابِ رو رہے ہیں جو منبر کے سامنے — ہیں سرخرو وہ ساقیِ کوثرؑ کے سامنے
کس منہ سے شمر جائے گا داور کے سامنے — سر کاٹ کر حسینؑ کا خواہر کے سامنے
دینِ محمدیؐ کے بچانے کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
اللہ رے رحم بخششِ امت کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کیا سنگدل تھا شمر کہ کاٹا سرِ حسینؑ — گودی میں ماں کی اور پیمبرؐ کے سامنے
بے ساختہ اک آہ کی اور خاک پر گرے — آئے جو شاہ لاشِ برادر کے سامنے
کیا شانِ عبدیت ہے حسینؑ غریب کی — سر خم کئے ہیں خالقِ اکبر کے سامنے
بیٹوں کی جاں عزیز رکھیں یا کہ بھائی کی — دو سر چلے تھے زینبِ مضطر کے سامنے
لو امتِ نبیؐ پہ فدا کرنے کو حسینؑ — اصغرؑ کو لے چلے صفِ لشکر کے سامنے
بھائی، بھتیجے، بھانجے یاور ہوئے شہید — اکبر بھی کام آ گئے سرور کے سامنے
اصغر بھی تیر کھا کے نثارِ پدر ہوئے — کیا امتحانِ صبر تھا سرور کے سامنے
عباسؔ خود گناہوں سے ہیں منفعل شہا — شرمندہ ہو نہ حشر میں داور کے سامنے

۶۹۔ عاقلؔ۔ جناب مولوی حکیم سید مبارک علی صاحب رضوی لکھنوی

(رباعی)

معراجِ کمال ہر کمال احمدؐ کا — ہاں اوجِ جمال ہے جمال احمدؐ کا
تعریف ہو ممکن سے بھلا کیا ممکن — اقبال و عروج لازوال احمدؐ کا

سلام

لالِ یمن ہے کیا دلِ اخگر کے سامنے — موتی کی آب کیا گہرِ تر کے سامنے
مرجانا کیا ہے دینِ پیمبرؐ کے سامنے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
تنہا حق یہ کون سبطِ نبیؐ یا یزید نحس — ہے فیصلہ یہ خالقِ اکبر کے سامنے
صابر علم کی بچوں سے زینبؑ نے یہ کہا — اب ایسی بات کہنا نہ مادر کے سامنے
ماں دل جلی نے آخری دیدار کیلئے — رکھی تھی شمع چہرۂ اکبر کے سامنے
لیلےٰ نے لو سے شمع کی دکھلایا اضطراب — دل رکھ دیا نکال کے دلبر کے سامنے
سوکھا گلا جھکا کے کیا نذرِ کبریا (ق) — تیرِ قضا جب آگیا اصغر کے سامنے
ننھا گلا وہ تیر سہ پہلو لگا ہوا — لائیں گے شاہ حشر میں داور کے سامنے
حسب الطلب حسینؑ کے زینبؑ نے کہہ کے اُف — رکھا لباسِ کہنہ برادر کے سامنے
فطرت نے رو کے سارے جہاں کو رلا دیا — کاٹا گلا جو شمر نے خواہر کے سامنے
ششدر زمانہ ہو گیا دیں کانپنے لگا — زنجیر و طوق رکھا یا رہبر کے سامنے
جو دل غمِ حسینؑ میں عاقلؔ نہ ہو گداز — اُس دل کو رکھنا چاہیئے پتھر کے سامنے

۷۰۔ عالیؔ۔ جناب سید محمد رضی صاحب اکبر آبادی بی۔ اے (علیگ)

چلتی نہیں کسی کی مشیتِ داور کے سامنے — عاجز بشر ہے خالقِ اکبر کے سامنے
اللہ رے بے بسی طلب آب پر حسینؑ — بس سر جھکا کے رہ گئے اکبر کے سامنے
جب تیر کھا کے مر گئے اصغر تو شرم سے — آئے نہ شاہ مادرِ اصغر کے سامنے
نانا کی اپنے بخششِ امت کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

کیوں اے زمیں نہ ٹوٹ پڑا تجھ پہ آسماں ‏ سر کٹ گیا حسینؑ کا خواہر کے سامنے
سمجھے کبھی نہ معرکۂ ارضِ کربلا ‏ گذرا تھا جو کہ عابدؑ مضطر کے سامنے
ابنِ علیؑ کو آہ کیا تشنہ لب شہید ‏ ہوگا سوال ساقیِ کوثر کے سامنے
شیرِ خدا نے لشکرِ اسلام کے لئے ‏ اک پل بنا دیا درِ خیبر کے سامنے
بھاگے عدو یہ سن کے کہ عباس آگئے ‏ بزدل سے تھے کیا ٹھہرتے غضنفر کے سامنے
بیشِ خدا نہیں کوئی عالی جہان میں ‏ بعد از رسول رتبہ حیدرؑ کے سامنے

۱۷۔ عزیز۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب شمسی ابوالعلائی اکبرآبادی

شرمائے خلد ایسے گلِ تر کے سامنے ‏ اکبر کے سامنے علی اصغر کے سامنے
تیغوں کے سایہ میں ہوئی تکمیلِ بندگی ‏ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
اعدا کی فوج کانپ اٹھی رعب و داب سے ‏ عباسؑ غازی جب گئے لشکر کے سامنے
ایسا کون اٹھائے جلتی ہوئی ریت سے انہیں ‏ لاشے پڑے ہیں خیمۂ اطہر کے سامنے
اے شمر باز آ کہ حبیبِ خدا ہیں یہ ‏ جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے
سبطِ نبی نے سب سے کئے رن میں اپنے عزیز ‏ تلوار و تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے

۲۷۔ عندلیب۔ جناب سید علی حسنین صاحب جعفری اکبرآبادی

کشتیِ دینِ احمدی آئی بھنور میں جس گھڑی ‏ دو بیتِ زہرا کے لالہ فام نے کھیل کے جاں پہ تھام لی
دینِ نبی کے پاسباں گلشنِ حق کے باغباں ‏ روئیں گے تجھ کو حشر تک اہلِ زمین و آسماں

سلام

زینبؑ کھڑی تھی نعشِ سبطِ پیمبر کے سامنے ‏ سر کٹ گیا حسینؑ کا خواہر کے سامنے
ارزاں پڑا تھا یوں بنِ شبیرؑ کے سامنے ‏ ہو جس طرح تنکا رغضنفر کے سامنے
اُف حرملہ نے جوڑ کے چلے میں ایک تیر ‏ چھیدا گلا صغیر کا سرور کے سامنے
ہنگامِ عصر آیا تو لے کر خدا کا نام ‏ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

اللہ رے صبر فرق نہ آیا ثبات میں — بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے
ہاتھوں کو باندھے شرم و حیا سے جھکائی سر — حُر آیا ابنِ ساقیِ کوثر کے سامنے
میری خطا معاف ہو اب بہرِ کبریا — کہتا تھا رو کے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
رن میں برائے جنگ جو آیا حسنؑ کا لال — ہوش اڑ گئے عدو کے غضنفر کے سامنے
فرقِ حسینؑ میتِ اصغر لئے ہوئے — آئیں گی زہراؑ داورِ محشر کے سامنے
ہیں ہو کے مست بادۂ خمِ غدیر سے — باغِ ارم میں جاؤں گا حیدرؑ کے سامنے
آئیں تو میری قبر میں منکر نکیر کو — کیسے جواب دیتا ہوں حیدرؑ کے سامنے
اک عندلیب ہیں ہوں ریاضِ رسولؐ کا — ہوگا مقام خلد میں کوثر کے سامنے

۴۶۔ تجلیاتؔ جناب منشی نصیر محمد خاں صاحب اکبرآبادی تلمیذ حضرت نداؔ اکبرآبادی

تدبیر کر یہ کام مقدر کے سامنے — پہونچا سلام سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
وعدہ جو تھا خدا سے پیمبرؐ کے سامنے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
بہہ جائے خون ہو کے غمِ شاہِ دیں میں دل — گر کربلا کا ذکر ہو پتھر کے سامنے
واں شمر شہ کے سینۂ انور پہ تھا چڑھا — یاں حشر بپا تھا خیمۂ اطہر کے سامنے
برباد خانماں کوئی دیکھا نہ اس طرح — اک دن میں قتلِ عام ہوا اک گھر کے سامنے
پیشِ حسینؑ لاشۂ اصغر رکھا تھا یوں — قرآں کھلا ہو جیسے پیمبرؐ کے سامنے
لطفِ جدال رن میں لعیں دیکھتے اگر — دو پہلوان ہو لئے برابر کے سامنے
میدان صاف ہو گیا بھاگے عدوئے دیں — ٹکڑے صفوں کے ہو گئے صفدر کے سامنے
ڈوبا جو عشقِ آلِ محمدؐ کی چاہ میں — نکلا وہ جا کے چشمۂ کوثر کے سامنے
حلّالِ مشکلات ہو تم یا امامِ کلّ — رکھنا عیاں کی یاد پیمبرؐ کے سامنے

۴۷۔ عاجزؔ جناب سید ابو الحسن صاحب اکبرآبادی تلمیذ حضرت مصطفےٰ اکبرآبادی مدظلہ العالی

رباعی

اے مظہرِ کل روحِ روانِ اسلام — اے حاصلِ دو عالم و جانِ اسلام
ایمان نے قوت ترے دم سے پائی — تجھ سے ہی بڑھی دہر میں شانِ اسلام

سلام

کہتے تھے شاہ میتِ اصغر کے سامنے
کس منہ سے جاؤں اب تری مادر کے سامنے

عاشور کو نہ تھا کوئی تسکین کے لئے
اک بیکسی تھی سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

افسوس اس کے حلق پہ خنجر ہے شمر کا
رہتا تھا جو نگاہِ پیمبرؐ کے سامنے

دونوں جہاں نگاہ میں تاریک ہو گئے
یاور رہا نہ جب کوئی سرور کے سامنے

جب کوفیوں نے شمعِ امامت کو گل کیا
چھایا اندھیرا قبرِ پیمبرؐ کے سامنے

کیا دیکھئے فرات کی جانب اٹھا کے آنکھ
کوثر تھا ابنِ ساقیِ کوثر کے سامنے

عاجز نہیں ہے دونوں جہاں میں کوئی بھی
مدح و ثنا سے آلِ پیمبرؐ کے سامنے

۵۷۔ عالمؔ۔ جناب سید عالم علیؑ صاحب لکھنوی ثم اکبرآبادی

رباعی

ایمان کے جوہر کا دفینہ تو ہے
اسلام کے خاتم کا نگینہ تو ہے
آغشتۂ خاک و خونِ شہیدِ اعظم
سرمایۂ فطرت کا خزینہ تو ہے

سلام

دل جھک رہا ہے روضۂ انور کے سامنے
کعبہ بنا رہا ہوں ترے در کے سامنے

دل کی بساط کیا غمِ سرورؐ کے سامنے
آئینہ رکھ رہا ہوں سکندر کے سامنے

خود سو کے یہ نصیبِ رسالت جگا دیے گا
مشکل یہ کیا ہے نفسِ پیمبرؐ کے سامنے

دونوں جہان غم بھرے دل پر نثار ہوں
کونین کے بھرے ہوئے ساغر کے سامنے

ارمانِ دل سمجھ کے گلے سے لگا لیا
تیر سہ شعبہ آیا جو اصغر کے سامنے

اک رخ پہ آفتاب بھی قائم نہ رہ سکا
شبیرؐ تیرے روئے منور کے سامنے

قاسم کے آگے آیا جو ارزق پکاری موت
کانٹا کھٹک رہا ہے گلِ تر کے سامنے

تیری لحد نہیں مرے دل کا مزار ہے
ماں کہہ رہی ہے تربتِ اصغر کے سامنے

عالمؔ اہلِ دانش پہ لاکھوں سلام ہوں
ذرے کی کیا چمک مہ و اختر کے سامنے

۷۶۔ غفورؔ۔ جناب مولانا شیخ عبدالغفور صاحب بنارسی

رضیِ حق تھی جانِ پیمبرؐ کے سامنے
خوش ہو کے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے

کہنے کو کربلا میں مسلمان تھے سبھی
جنت سنور کے آئی بہتر کے سامنے

حق فتح یاب معرکۂ کربلا میں تھا
باطل کی تھی شکست بہتر کے سامنے

قاسم کی لاش گھوڑوں سے پامال ہو گئی
دیکھا کئے حسینؑ نظر بھر کے سامنے

جوشِ وغا میں عون و محمدؑ کا تھا یہ حال
سینہ سپر تھے نیزہ و خنجر کے سامنے

باغِ رسول ظالم کی تیغوں سے کٹ گیا
بکھرائے پھول خاک پہ سرور کے سامنے

کیا انقلاب تھا کہ جگر گوشۂ رسول
پیاسا شہید ہو گیا خواہر کے سامنے

توڑی صفیں عدو کی زہے جرأتِ حسینؑ
جب جا پڑے یزید کے لشکر کے سامنے

وہ کعبۂ عصم آگ کے شعلوں سے جل گیا
جبریل سر جھکاتے تھے جس گھر کے سامنے

تعمیرِ مصلحت کی بنا ڈگمگا گئی!
پیکاں رسیدہ گردنِ اصغر کے سامنے

یہ انتہائے صبرِ حسینی کا تھا کمال
تڑپے نہ شاہ لاشۂ اکبر کے سامنے

دے اپنی جان الفتِ شبیرؑ میں غفور
جانا اگر ہے تجھ کو پیمبرؐ کے سامنے

۷۷۔ فطرتؔ۔ جناب عبدالنعیم صاحب اکبرآبادی

ٹھہرا ہوا ہوں میں روضۂ اطہر کے سامنے
گویا کھڑا ہوں جنت و کوثر کے سامنے

دنیا تھی ہیچ سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
ذرہ ہو جیسے مہرِ منور کے سامنے

یہ بیکسی یہ غربت و آلامِ اہلبیت
چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے

ایسا کبھی حادثہ نہ ہوا تھا جہان میں
مقتل میں بھائی قتل ہو خواہر کے سامنے

صغرا کو نامہ بر کوئی ملتا نہیں کہیں
معصوم رو رہی ہے کبوتر کے سامنے

کیوں سر اٹھاتے سجدہ سے سلطانِ کربلا
جلوہ نما تھا عرشِ خدا سر کے سامنے

لاکھوں جری تھے شام کے میدانِ جنگ میں
لیکن جما نہ کوئی بہترؑ کے سامنے

فطرتؔ ہوں سبطِ ساقیٔ کوثر کا مدح خواں
میری جگہ ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

۷۸۔ فریدؔ۔ مرزا آغا فرید صاحب نثاری اکبرآبادی شاہی خطیب عیدگاہ آگرہ

نظارگی تھی داورِ محشر کے سامنے
ایمان و کفر دونوں کی خنجر کے سامنے

وعدہ تھا کمسنی میں پیمبرؐ کے سامنے
ایفا کیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

روحِ علیؑ و روحِ پیمبرؐ کے سامنے
معراج تھی حسینؑ کی خنجر کے سامنے

پڑھ کر درود قبر پہ نانا کے یہ کہا
اب ہو گی دید آپ کی خنجر کے سامنے

شانِ موحدی یہ دکھا دی حسینؑ نے
تکمیل لا الٰہ کی خنجر کے سامنے

زیر و زبر تھی فوجِ لعیں اے فریدؔ زار
دشتِ وغا میں شاہ کے خنجر کے سامنے

۷۹۔ فرخؔ۔ جناب فیروز حسین صاحب مدراسی۔ [illegible]

معراج شاہ جا ہیں گے حیدرؑ کے سامنے
مومن یہاں جو روتے ہیں شبر کے سامنے

دنیا میں جتنے ظلم ہوئے اہلبیت پر
ہوں گے عیاں وہ حشر میں داور کے سامنے

کیا سنگدل تھا موذی شمرِ زبوں خصال
بھائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے

منظور تھا کہ امتِ جد کی ہو مغفرت
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

ایفائے وعدہ کرنے کو روزِ الست کے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

دولہا بنا کے قاسمِ ناشاد کو حسینؑ
سہرا دکھانے لے گئے مادر کے سامنے

بیٹے کا سینہ دیکھ کے بانو تھی بیقرار
روتے تھے شاہ لاشۂ اکبر کے سامنے

اہلِ حرم میں بین تھا حلقوم دیکھ کر
اصغر کا لاشہ جب گیا مادر کے سامنے

کہنا سلام آخری شیعوں کو تم ضرور
کہتے تھے شہ یہ عابدِ مضطر کے سامنے

اہلِ حرم کو لے گئے بندی بنا کے جب
سرور کا سر تھا نیزہ پہ خواہر کے سامنے

فرخؔ نہ ہو ہراس بر آئے گا مدعا
پھیلا دے ہاتھ سبطِ پیمبر کے سامنے

۸۰۔ فہیمؔ۔ جناب سید ساجد رضا صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ شاہ گنج آگرہ

کیا تحفہ دُرِّ یتیم کے سامنے
آئینہ بھیجتے ہو سکندر کے سامنے

گاہک ہو کون عرض کا جوہر کے سامنے
کاغذ کے پھول کیا ہیں گُلِ تر کے سامنے

اسلام ہی میں بابِ مساواتِ اولیں
یکساں کھلے ہیں اسود و احمر کے سامنے

زہرہ گداز ایک تھی زہرہ نواز ایک ق
دو منزلیں تھیں زہراؑ کے دلبر کے سامنے

چہ وردۂ رسول نے پر اختیار کی
کانٹوں کی سیج پھولوں کے بستر کے سامنے

بیعت نہ کی یزید کی شبیرؑ مر مٹے
دستِ خدا کی لاج رکھی سر کے سامنے

مفتوح کی فتح ہوئی فاتح کو تھی شکست
اصغر جب آئے شمر کے لشکر کے سامنے

انعام جس کا امتِ عاصی کی ہے نجات
تصویر ہے وہ داورِ محشر کے سامنے

یعقوب اور خلیل کے سب رنگ ماند ہیں
اس وادیٔ فرات کے منظر کے سامنے

ریتیلا دشتِ کرب و بلا ہے حریمِ ناز ق
معراجِ حریت کی ہے خنجر کے سامنے

حق اور راستی پہ چلیں باتفاق پہ
درپیش مرحلہ ہے یہ اکثر کے سامنے

شبیرؑ نے بتایا اگر حق کے ساتھ ہو
ستر ہزار کم ہیں بہتر کے سامنے

۱۸۔ فقیر۔ جناب قربان علی شاہ رو نق علی شاہ جلالی۔ کھمبات

گھر تجربانی ہو گر درِ حیدر کے سامنے
ہو شام صبح قصرِ منور کے سامنے

ڈر تھا بہادرانِ شہِ دیں کا اس قدر
فوجیں پہ فوجیں تھیں بہتر کے سامنے

سوکھی زباں دکھائی جب اعدا کو بھرا لب
تھے سنگدل پہ رو دیے اصغر کے سامنے

سننے کے اہلبیت کا آنا تھا جب خیال
روتے تھے شاہ دیکھ کے خواہر کے سامنے

بہرِ نجاتِ امتِ عاصی بصد خوشی
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

کیوں آسمان پھٹ نہ پڑا ظالموں پہ آہ
لڑنے جب آئے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

بہرِ وغا جب آئے علمدارِ شاہِ دیں
ٹھہرا نہ ایک پہر یہ صفدر کے سامنے

قہرِ خدا سے شمر ڈرا کچھ نہ ہے غضب
ذبح کیا حسینؑ کو خواہر کے سامنے

مشکل کشا کی بیٹیاں صد حیف اے فلک
بے پردہ ہوں یزیدِ بد اختر کے سامنے

جیواں کو پیش جیواں نہیں ذبح کرتی ہیں — سر شاہ کا قلم ہوا خواہر کے سامنے
حاجت سوال کی نہ رہی ہو گیا غنی — جس نے بڑھایا ہاتھ کو حیدر کے سامنے
ہو جائیں گی روا تری سب حاجتیں فقیر — بستر لگا دے روضۂ سرور کے سامنے

۴۲۔ قدسیؔ۔ جناب ممتحن الحکما حکیم عبدالرشید بیگ صاحب اکبرآبادی

سجدے میں سر جھکا دیا داور کے سامنے — تسکین دی حسینؑ کو خنجر کے سامنے
چھٹتے زمیں سے بھٹتے برستا فلک سے ابر — کرتے دعا امام جو داور کے سامنے
اس خاک میں ہے بوئے شہیدانِ کربلا — جو سجدہ سا ہے روضۂ اطہر کے سامنے
ہر فرد کاروانِ حسینی کا دشت میں — سینہ سپر تھا نیزہ و خنجر کے سامنے
لب تشنہ زخم خوردہ بدن اور دل میں داغ — مردِ جری تھا فوجِ ستمگر کے سامنے
بر ظرف تھا امام کا خود کٹ گئے مگر — اعلائے حق بلند کیا شر کے سامنے
کیا دیکھا نگاہ اٹھا کر وہ سمت آب — کوثر تھا سبطِ ساقیِ کوثر کے سامنے
قدسیؔ غمِ حسینؑ کو دل میں رکھو جواں — جانا ہے تم کو داورِ محشر کے سامنے

۴۳۔ قمرؔ۔ جناب سید قمر حسن صاحب بریلوی تلمیذ حضرت شوخ اکبرآبادی

پہونچے حسینؑ لاشۂ اکبر کے سامنے — دنیا مگر سیاہ تھی سرور کے سامنے
اصغر کی لاش بانو کو دیں جا کے کس طرح — اک مرحلہ تھا پیش یہ سرور کے سامنے
بھاگڑ مچی تھی غل تھا کہ عباس آگئے — بزدل ٹھہرتا کیا کوئی صفدر کے سامنے
جائے سوئے جحیم کو جنت کا رخ کرے — دو راستے تھے حر دلاور کے سامنے
حر دم کے دم میں نار سے پہونچا بہشت میں — چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
نہرِ فرات قدر تری کرتے کیا حسینؑ — کوثر تھا ابنِ ساقیِ کوثر کے سامنے
چاہا بہت بہن نے کہ بھائی نہ ذبح ہوں — کچھ بس چلا مگر نہ مقدر کے سامنے
کیا غم قمرؔ جو دل میں ہے داغِ غمِ حسینؑ — ہوگی سند یہ شافعِ محشر کے سامنے

۵۴۔ قمرؔ۔ محترمہ قمر صاحبہ اہلیہ جناب سید المہاجرین صاحب اپیل کلرک جہانسی

اکبر چلے ہیں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے — لینے کو اذن بانوئے مضطر کے سامنے
اسلامیوں کے ہاتھ سے اسلام مٹ گیا — گھر جل گیا تمام پیمبرؐ کے گھر کے سامنے
عباسؑ سے مقابلہ لشکر نہ کر سکا — گویا آ تا ابنِ حیدرؑ صفدر کے سامنے
جامہ لہو سے سرخ ہوا دولہا بن گیا — آئی عروسِ مرگ جو اکبر کے سامنے
لاشِ پدر کو کرتے ہیں گھوڑوں سے پائمال — یہ کیا غضب ہے شاہ کی دختر کے سامنے
امت کا بیڑا پار لگانے کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کچھ غم پیاس کا تھا نہ خنجر کا خوف تھا — بخشش کا مرحلہ تھا بہترؔ کے سامنے
پڑھتی ہوں مدح شہ تو یہ حوروں میں شور ہے — بلبل چہک رہی ہے گلِ تر کے سامنے
امت کے ہاتھ سے لٹا احمدؐ کا گھر قمرؔ — چلتا نہیں ہے زور مقدر کے سامنے

۵۵۔ قیصرؔ۔ جناب سید افضال حسین صاحب رضوی سبزواری چھولسی ضلع بلند شہر

خورشید ماند ہے رخِ اکبر کے سامنے — یعنی کہ ہم شبیہِ پیمبرؐ کے سامنے
رہتے تھے سرنگوں علمِ فوجِ اہلِ کیں — عہدِ رسولِ پاک میں جعفرؑ کے سامنے
کل روزِ حشر گوہرِ اشکِ غمِ حسینؑ — رکھ دوں گا جا کے شافعِ محشرؐ کے سامنے
اہلِ نظر نے دیکھ لیا وقتِ دار و گیر — زورِ یداللّٰہی درِ خیبر کے سامنے
غوے شجاعتوں کے سروں سے نکل گئے — بے جان ہو کے رہ گئے حیدرؑ کے سامنے
آیا نہ کوئی اور بجز حرملہ لعیں — لڑنے کے واسطے علی اصغرؑ کے سامنے
اے ساکنانِ عالمِ ہستی نہ کیجئے — بختِ رسا کا ذکر سکندر کے سامنے
عباسِ نامدار نے آخر دکھا دیئے — پڑتے تھے رن جو جنگ میں حیدرؑ کے سامنے
ارزق فنونِ جنگ میں گو بے نظیر تھا — پر جم سکا نہ دلبرِ شبرؑ کے سامنے
بختِ رسا نے کی جو مدد ہے یقین مجھے — پہنچوں گا میں بھی قبرِ پیمبرؐ کے سامنے

آلِ نبی کے عشق و محبت کا ہے صلہ   در کھل گئے ہیں خلد کے قیصر کے سامنے

۶۶۔ قیصر۔ جناب نیاز محمد خاں صاحب قیصر سہارنپوری تلمیذ حضرت مصطفےٰ اکبرآبادی مدظلہ العالی

حر دست بستہ آیا ہے سرور کے سامنے   یعنی عطا و جود کے پیکر کے سامنے
اعدا کو خوب یاد ہے خیبر کا معرکہ   کس طرح آئیں ثانیٔ حیدر کے سامنے
آئی ہے داد خواہی کو محشر میں فاطمہ   محشر بپا ہے اور بھی محشر کے سامنے
کوئی نہیں ہے مونس دلدار حسینؑ کا   لاشے پڑے ہوئے ہیں بہتّر کے سامنے
میت تڑپ کے رہ گئی سرور نے جب پڑھا   صغریٰ کا نامہ لاشۂ اکبر کے سامنے
اے کوفیو خدا و پیمبر کا خوف کھاؤ   بھائی کے سر کو لاؤ نہ خواہر کے سامنے
قیصر جہاں کے دینے کو تدریس نماز کی   سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۶۷۔ قنبر۔ جناب سید شوکت علی العابدی بریلوی ہیڈ مولوی ریلوے ٹونڈلہ ہائی اسکول آگرہ

بل کی جو لی کٹھی حیدر صفدر کے سامنے   کلّے پڑے ہوئے ہیں وہ اژدر کے سامنے
تاریک دن ہے زینب مضطر کے سامنے   لاشے پڑے ہوئے ہیں برادر کے سامنے
دُرّہ تھا پھر حسینؑ کی دختر کے سامنے   روئی کہیں جو شمر ستمگر کے سامنے
بنتِ اسد دعا کے لئے جب گئیں قریب   دیوار مسکرانے لگی در کے سامنے
پیدائش علیؑ سے لحد کا نہیں رہی   پائی نہ قبر میں بھی اماں مر کے سامنے
ہل کر جگہ سے اپنی پکارا خوش آمدید   آئے جو مرتضیٰ درِ خیبر کے سامنے
کرنا ہے وزن عبد و عبادت کے فعل کا   آئے نمازِ ضربتِ حیدر کے سامنے
نامِ حسینؑ لاکھ مٹایا نہ مٹ سکا   آیا وہ سب یزیدِ بد اختر کے سامنے
گلہائے مصطفےٰ سے ہو گلزار یہ زمیں   لکھا تھا کربلا کے مقدر کے سامنے
مقنع ہے اہلبیت کے سر پر نہ چادریں   آئے ہیں یوں یزید ستمگر کے سامنے
اللہ رے ثبات کہ بیعت نہ کی قبول   سر شہ نے پیش کر دیا خنجر کے سامنے

اللہ رے حواس کہ قاتل کھڑا ہے پاس
محوِ نمازِ شاہ ہیں خنجر کے سامنے

اک خادمِ شاہ پہ ہونا نہ ہو غرور
کیوں جبرئیل حضرتِ قنبر کے سامنے

۸۸۔ کلیم۔ جناب سید شبیر حسین صاحب تقوی سیباری ضلع فیض آباد اودھ (کلکتہ)

شانِ ہجومِ غم ہے یہ سرور کے سامنے
فوجیں ہوں جیسے ایک دلاور کے سامنے

اکبر جوان مر گئے مادر کے سامنے
چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے

بے پردہ آلِ پاک تھی لشکر کے سامنے
محشر بپا تھا عابدِ مضطر کے سامنے

بیعت سے ہاتھ کھینچ کے رکھنے کو اپنی بات
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

اللہ رے صبر سارے زمانے کی سختیاں
پانی تھیں ہمتِ علی اصغر کے سامنے

خلاقِ کائنات کی جتنی تھی کائنات
کیا شے تھی خونِ سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

ننھی سی قبر کھود کے اہلِ جفا نے آہ
اصغر کا سر جدا کیا مادر کے سامنے

مقتل میں وقتِ صبح سے ہنگامِ عصر تک
کیا کیا ہوا نہ سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

طے کیں رہِ رضا میں بڑے صبر و شکر سے
جو منزلیں تھیں شاہ کی خواہر کے سامنے

آساں ہوا کلیم وہ دل کے ثبات سے
جو امتحان سخت تھا سرور کے سامنے

۸۹۔ گوہر۔ جناب سید علی امام صاحب رضوی صدر انجمن اصغری شاہ گنج۔ آگرہ

بے نور سے تھے سب مہِ انور کے سامنے
یعنی کہ شاہزادہ اکبر کے سامنے

لے آیا مشک بھر کے وہ غازی فرات سے
ٹھہرا نہ کوئی ثانیِ حیدر کے سامنے

شستشاہی کو شہید کیا کس لئے لعین
کیا دے گا تو جواب پیمبرؐ کے سامنے

اک کھلبلی سی پڑ گئی فوجِ یزید میں
کفار رکتے کس طرح اکبر کے سامنے

پانی پلا دے مجھ کو پیاسی ہوں دیر سے
بولی سکینہ شمرِ ستمگر کے سامنے

جلتے زمیں پہ بخششِ امت کے واسطے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

کانپی زمین حشر سا اک ہو گیا بپا
بھائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے

سقائے اہلبیت گیا جب فرات پر — آیا نہ کوئی شیر دلاور کے سامنے
پیاسے لبِ فرات گھر کر جو ہوئے شہید — نکلے وہ جا کے خلد میں کوثر کے سامنے

۹۰۔ گلؔ ۔ جناب شہاب الدین صاحب اکبر آبادی تلمیذ محمد سرفراز خاں صاحب وفاؔ وارثی اکبر آبادی

آیا نہ کوئی ساقیٔ کوثر کے سامنے — اللہ رے رعب تنہا تھے لشکر کے سامنے
اک حشر کا نمونہ تھا اک یاس کا مقام — کرب و بلا میں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
وہ چاند جس کو کہتے تھے تصویرِ مصطفٰیؐ — تھا خاک پر پڑا ہوا سرور کے سامنے
پیاسے شہید ہو گئے مہمانِ کربلا! — چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
امت کی مغفرت کے لئے گھر لٹا دیا — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
اللہ رے ضبط کام لیا صبر و شکر سے — گھبرائے شہ نہ لاشۂ دلبر کے سامنے
وہ گل کہ جس سے رونقِ طیبہ تھی ہائے گلؔ — تھے خاک پر پڑے ہوئے سرور کے سامنے

۹۱۔ لطیفؔ ۔ جناب لطیف احمد صاحب بھرتپوری تلمیذ حضرت تپاںؔ مرحوم و مغفور

جو در کھلا تھا در حیدرؑ کے سامنے — سجدہ مجھے روا ہے اسی در کے سامنے
جانا ہے مجھ کو ساقیٔ کوثر کے سامنے — قنبر کو چین آئے گا حیدرؑ کے سامنے
پانی کا چاند آیا جو لشکر کے سامنے — ظاہر سحر تھی شام کے منظر کے سامنے
نانا فرات پر تھی لعینوں کی لاکھ فوج — دو ہاتھ کا تھا کام شناور کے سامنے
دو، چار، چھ نہیں ہیں بہتر ہیں دل میں داغ — لائیں گے رنگ شافعِ محشر کے سامنے
بے فکر ہو گیا ہوں غمِ دو جہاں سے میں — کچھ غم نہیں رہا غمِ سرور کے سامنے
یہ دل تھا شہ کا ہاتھوں سے بچی کو کھو دیا — ہاتھوں پہ لا کے فوجِ ستمگر کے سامنے
سوکھے لبوں پہ موجِ تبسم تھی بار بار — کوثر چھلکتا جاتا تھا اصغر کے سامنے
شکلِ نبیؐ و شانِ علیؑ شوکتِ حسینؑ — دنیا میں کون تھا علی اکبر کے سامنے
برچھی کا ذکر کیا ہے کسی کے پسر کو آپ — دیکھیں طمانچہ مار کے مادر کے سامنے
بے شیر کے گلے پہ لگا جب ستم کا تیر — معصومیت تڑپ گئی لشکر کے سامنے

دل میں لطیفؔ جن کے نہیں عشقِ پنجتن — کس منہ سے آئیں گے وہ پیمبرؐ کے سامنے

۹۲۔ مظہرؔ۔ جناب محمد شکور صاحب اکبرآبادی تلمیذ حضرت ایمان پنجتنی حیدری

خم ہیں ملائکہ کے بھی قسمت کے مرتبے — حُرّ جری تمہارے مقدر کے سامنے

لے کر زبان خشک اب آیا ہے شیر خوار — روداد ظلم کہنے کو سرور کے سامنے

ہر اک کو موت آنے لگی ہر سو نظر — عباسؑ آ گئے جس گھڑی لشکر کے سامنے

سبطِ نبی کی یاد میں رونے کا ہے صلہ — انبار گوہروں کے مظہرؔ کے سامنے

۹۳۔ مصطفیٰؔ۔ جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب اکبرآبادی

قطعہ

حسینؑ نوحِ غریباں حسینؑ خضرِ جہاں — حسینؑ حجتِ حق شمعِ بزمِ کون و مکاں

حسینؑ گلشنِ توحید کا گلِ یکتا — حسینؑ دینِ خدا و نبیؐ کے روحِ رواں

مضموں جو آ ترے مدحتِ حیدرؑ کے سامنے سلام کو جھک کے آ گیا منبر کے سامنے

زخمِ حسینؑ اور جھکے خنجر کے سامنے — تھے محوِ سجدہ خالقِ اکبر کے سامنے

اے سبطِ مصطفیٰ ترے ایثار کے نثار — امت عزیز کی علی اکبر کے سامنے

شبیرؑ کی شہادتِ عظمیٰ بنی سپر — دینِ خدا و دینِ پیمبر کے سامنے

کہتے تھے شاہ نذر کو کیا لاؤں اے خدا — ہدیہ کوئی نہیں بجز اصغرؑ کے سامنے

یہ ہدیۂ اخیر ہو مقبولِ بارگاہ — حاصل ہو سرخروئی پیمبرؐ کے سامنے

بھر دانۂ جمال تھے انصارِ باوفا — قرباں ہر ایک ہو گیا سرور کے سامنے

کیونکر لڑاتے جان نہ جانبازِ کربلا — وحدت کا مرحلہ تھا بہتر کے سامنے

کہرام مچ گیا کیا اصغر نے جب جہاد — تیغِ زبانِ خشک سے لشکر کے سامنے

اے مصطفیٰؔ دعا ہے یہ ہر صبح اور مسا — آئے نہ غم کوئی غمِ سرور کے سامنے

۹۴۔ مضطرؔ۔ جناب سید ابو حامد صاحب جعفری اکبرآبادی تلمیذ حضرت مصطفیٰ مدظلہ العالی

اُف کی نہ راہِ حق میں رضا والوں نے — سر دے دیئے اپنے مصطفیٰ والوں نے

تا حشر نہ اسلام جسے بھولے گا — وہ کام کیا ہے کربلا والوں نے



جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب مصطفیٰ اکبرآبادی

سلام

اصغرؑ کے سامنے علی اکبرؑ کے سامنے
ہر غم خوشی تھا سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

سر کیوں نہ جھکتا شمر کے خنجر کے سامنے
تھا پاسِ وعدہ سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

کھا کر گلے پہ تیرِ ستم مسکرا دیئے
یعنی کہ موت زیست تھی اصغرؑ کے سامنے

امت کا پاس، قولِ پیمبرؐ، رضائے حق
کیا کیا نہ کربلا میں تھا سرورؑ کے سامنے

ہر ہر قدم پہ کوفہ کی منزل پہ حریت
جھکتی تھی پائے عابدِؑ مضطر کے سامنے

آئینۂ جمالِ پیمبرؐ تھے سر بسر
کیوں دشت جگمگاتا نہ اکبرؑ کے سامنے

اس درجہ محو بچارہ تھے تیغوں کی چھاؤں میں
سر کا خیال بھی نہ تھا سرورؑ کے سامنے

اتنا ہی ہوتا جاتا تھا اسلام سربلند
[illegible] جھکتے تھے خنجر کے سامنے

مضطر سمیٹ لو ذرا اشکِ غمِ حسینؑ
کام آئیں گے یہ داورِ محشر کے سامنے

۹۵۔ محسنؔ۔ جناب محمد محسن صاحب اکبرآبادی روئی منڈی پیتھا گنج آگرہ

رباعی

بے سر ہوئے تو بن گئے سرتاجِ حریت
کس شان سے ملی ہے یہ معراجِ حریت
محسنؔ حسینؑ ابن علیؑ فاطمہؑ کے لال
دراصل تھے شناورِ امواجِ حریت

سلام

کچھ اور ہی تھا سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
کیا سر کو اپنے رکھتے وہ خنجر کے سامنے

کرتے نظر کو اپنی وہ سوئے فرات کیا
تسنیم اور چشمۂ کوثر کے سامنے

چھینے تھے ننگِ امتِ خیر الوریٰ وہ سب
تھے تیغ زن شبیہِ پیمبرؐ کے سامنے

سایہ فگن تھی چادرِ تطہیر سر بسر
تھا اک حجابِ خاص ہر اک سر کے سامنے

بدبخت بھول بیٹھے عنایاتِ لازوال
جو مٹنے والی چیز تھی اس زر کے سامنے

تھے سبطِ مصطفیٰؐ خلفِ شیرِ کبریا
جھکتے وہ کیا یزیدِ بداختر کے سامنے

وہ رب کی سلطنت ہو کہ دنیا کی سلطنت
تھی مشتِ خاک جلوۂ اکبرؑ کے سامنے

کرتی تھی دل دو نیم تڑپ ذوالفقار کی ۔۔۔ بجلی تھی مانند تیغ دو پیکر کے سامنے
محسن جو اشک تازہ ہیں نذرِ غمِ حسینؑ ۔۔۔ ہے رشکِ ماہتاب نظروں کے سامنے

۹۵ منظور۔ جناب مفتی منظور احمد صاحب سیفی اکبرآبادی

روشن ہے زمانے میں ترا نام حسینؑ ۔۔۔ **نظم** ۔۔۔ اسلام ترے دم سے ہے اسلام حسینؑ
ترکیب عمل بخشش امت ٹھہری ۔۔۔ کیا خوب تھا واللہ ترا کام حسینؑ

سلام

زینب کھڑی ہیں خیمۂ اطہر کے سامنے ۔۔۔ رکھا ہے سر حبیبؑ کا خنجر کے سامنے
بھاگے لعیں یہ ہیبتِ عباس چھا گئی ۔۔۔ آیا نہ کوئی تیغ دو پیکر کے سامنے
اس کمسنی میں شوقِ شہادت تو دیکھئے ۔۔۔ اصغر چلے ہیں نیزہ و خنجر کے سامنے
آنکھوں سے گر پڑے جو عزائے حسینؑ میں ۔۔۔ اشکوں کی قدر ہو گئی گوہر کے سامنے
اہلِ حرم میں ایک قیامت سی تھی بپا ۔۔۔ اکبر کی لاش آئی جو مادر کے سامنے
کچھ ایسی ڈر گئی تھی سکینہ لعیں سے ۔۔۔ آتی نہ تھی وہ شمر ستمگر کے سامنے
اشکِ غمِ حسینؑ بڑے کام آئیں گے ۔۔۔ جا کر کروں گا پیش پیمبر کے سامنے
مقتل میں جا کے نامۂ صغرا حسینؑ نے ۔۔۔ پڑھ کر سنایا لاشۂ اکبر کے سامنے
جب ظہر تک شہادتِ اصغر بھی ہو چکی ۔۔۔ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
سہلیں خوشی سے امتِ مرحوم کے لئے ۔۔۔ جو آفتیں تھیں عابدِ مضطر کے سامنے
منظور اب تو ہند میں لگتا نہیں ہے دل ۔۔۔ چل کر رہیں گے روضۂ سرور کے سامنے

۹۶ مقدس۔ جناب سید علی مقدس صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر لوہی گورنمنٹ ہائی اسکول آگرہ

اکبر جو آئے شام کے لشکر کے سامنے ۔۔۔ ذرے چمک اٹھے مہِ انور کے سامنے
کیونکر غمِ حسینؑ سے سرشار دل نہ ہو ۔۔۔ جانا ہے مجھ کو ساقیٔ کوثر کے سامنے

زینب تڑپ کے رہ گئی کچھ بھی نہ کر سکی ۔۔۔ بھائی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے
بچوں کی العطش کی صدا ہے جگر نگار ۔۔۔ عباسؑ کہہ کے رو دیئے سرور کے سامنے
بے رنگیاں تو دیکھئے دنیا تھی کل خلاف ۔۔۔ عالم جھکا ہے اب مرے سرور کے سامنے
ہلکے ہیں ایک قطرہ سے امت کے کل گناہ ۔۔۔ کیا ہیں وہ خونِ ناحقِ صغر کے سامنے
دربار ہے، یزید ہے، امت ہے، آل ہے ۔۔۔ منظر عجب ہے عابدِ مضطر کے سامنے
کیونکر نہ آب ہو پانی فرات کا ۔۔۔ اک بوند بھی نہ لا سکا اصغر کے سامنے
جلتی ہی ریت اور مقدس جبینِ شاہ ۔۔۔ رن میں جھکی ہے خالقِ اکبر کے سامنے

۹۸۔ ممتاز۔ محترمہ ارجمند بانو صاحبہ مرحومہ کھیلائی اکبرآبادی (مرحومہ کی بیاض سے یہ سلام ملا)

شمر آیا بہر قتل جو سرور کے سامنے ۔۔۔ سجدہ میں سر تھا شاہ کا خنجر کے سامنے
اے شمر بنتِ رسولؐ کے پیاسے پہ رحم کر ۔۔۔ زینب کرے گی شکوہ پیمبرؐ کے سامنے
دشتِ وغا میں کوئی نہ آیا بپائے مصاف ۔۔۔ عباس نامدار و دلاور کے سامنے
سجادؑ کے سوا کوئی باقی نہیں رہا ۔۔۔ سب قتل ہو گئے شہِ انور کے سامنے
لاکھوں شہیدیوں تو ہیں سارے جہان میں ۔۔۔ جچتا نہیں ہے کوئی بہترؐ کے سامنے
آئے جو رن میں حضرت عباس جنگ کو ۔۔۔ آیا نہ کوئی شبیرِ غضنفر کے سامنے
ممتاز آرزو ہے مجھے قبر بھی ملے ۔۔۔ دربار ابن ساقیٔ کوثر کے سامنے

۹۹۔ موسوی۔ جناب سید ابوالقاسم صاحب ابن میرن صاحب بانت کھیا

اکبر جو قتل ہو گئے سرور کے سامنے ۔۔۔ تنہا حسینؑ رہ گئے لشکر کے سامنے
جس وقت حلق پر لگا پیکاں تو سہم کر ۔۔۔ معصوم تکتا رہ گیا سرور کے سامنے
زینب سے ضبط ہو نہ سکا آئیں بیٹھی ۔۔۔ جب شمر آیا ذبح کو سرور کے سامنے
بھرا دائے وعدہ طفلی خوشی خوشی ۔۔۔ سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
سر پیٹو روؤ، خاک ملو منہ پہ موسوی ۔۔۔ سر کٹ گیا حسینؑ کا خواہر کے سامنے
ہے ہے اخی کے بین کئے سر کو پیٹ کر ۔۔۔ بنت علیؑ نے لاشۂ بے سر کے سامنے

بہنا خوشی سے طوق کو بیمار و زار نے — لایا جو شمر عابدؔ مضطر کے سامنے
رکھا تھا دل دکھانے کو نیزے پہ شمر نے — فرق حسینؑ زینبؔ مضطر کے سامنے
قطرات ٹپک پڑے جو غم شہ میں چشم سے — اسکی جزا بہشت ہی داور کے سامنے
جس دم سنا سفر میں پدر لے نہ جائیں گے — صغراؔ نے رو دیا علی اکبرؔ کے سامنے
اے موسویؔ ہے بزم ادب مجلس حسینؑ — بیٹھو ادب سے ذاکر سرور کے سامنے

۱۰۰۔ منظرؔ۔ جناب سید علی مہدی صاحب اکبرآبادی

ابن علی و سبط پیمبرؐ کے سامنے — بیکار تھی فرات غضنفر کے سامنے
کیا ہو گیا یہ زینبِ مضطر کے سامنے — بھائی کو قتل کر دیا خواہر کے سامنے
رکھنی تھی لاج امت احمدؐ کی اس لئے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
اللہ رے ضبط شاہ نے شکر خدا کیا — بیٹا جوان تڑپا جو سرور کے سامنے
بے اختیار ہو گئے معذور سب کھڑے — پہونچے جو اہلبیت ستمگر کے سامنے
منظرؔ دعا ہے اپنی یہ پوری کرے خدا — جنت میں گھر بنے مرا کوثر کے سامنے

۱۰۱۔ مطاہرؔ۔ جناب سید علی مطاہر صاحب جعفری بی۔ اے (علیگ) اکبرآبادی

ہنگام عصر آیا جو سرور کے سامنے — سجدے میں سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
سر دیکے اپنا بخشی ہے اسلام کو حیات — دل کیوں جھکے نہ سبط پیمبرؐ کے سامنے
کلمہ نہیں زباں پہ بجز شکر دوسرا — گو میت صغیر ہے سرور کے سامنے
اللہ رے پاس وعدہ فرزند مصطفےٰ — سر خم ہے قتل گاہ میں خنجر کے سامنے
تھی بیکسی ہی بیکسی ہر سمت وقت عصر — کرب و بلا میں سبط پیمبرؐ کے سامنے
غم، ضعف، ناتوانی، اسیری، ہجوم یاس — کیا کیا نہیں ہے عابدؔ مضطر کے سامنے
داغِ غم حسینؑ مطاہرؔ لئے نجات — جاؤں گا لیکے داور محشر کے سامنے

۱۰۲ - مستؔ - جناب علاء الدین صاحب انصاری تلمیذ قبلہ مولوی نذیر احمد صاحب خلیل اکبرآبادی

نعشِ جوان ہے ابنِ حیدر کے سامنے — یا حشر ہے یہ مادرِ مضطر کے سامنے
اس طرح فوج تھی علی اکبر کے سامنے — جیسے گھٹا ہو ماہِ منور کے سامنے
پیکِ اجل ہے بہرِ تسلیٔ تشنہ لب — یا تیر آ رہا ہے یہ اصغر کے سامنے
بابِ جحیم سے درِ جنت میں آگیا — تقدیر ہی ہے ہیچ حُر کے مقدر کے سامنے
نہرِ فرات ایسا تو لازم نہ تھا تجھے — آنکھیں دکھائیں صاحبِ کوثر کے سامنے
یہ وہ ہیں زیرِ سایۂ تلوار رہتے ہیں — ڈرتے نہیں ہیں موت کے منظر کے سامنے
جانبازِ قوم کے لئے مسکن بھی ہے کہیں — جنگِ احد میں ہو کہیں خیبر کے سامنے
اے مستؔ لال ہائے بد اختشاں بھی ماند ہیں — اشکِ غمِ شبیہِ پیمبر کے سامنے

۱۰۳ - مہربانؔ - جناب سید اشفاق احمد صاحب تلمیذ جناب غلام محی الدین صاحب نازگین

کربل کی دھوپ اور گلِ تر کے سامنے — مجبور تھے نوشتِ مقدر کے سامنے
نہرِ فرات تجھ کو زیبا نہیں غرور — قطرہ کی ہستی کیا ہے سمندر کے سامنے
خونِ شہیدِ ناز کا کیا خوں بہا ہوا — زہرا کہیں گی داورِ محشر کے سامنے
عباس کہہ رہے تھے کہ رونا ہے مجھ کو یہ ہی — پہنچا سکا نہ پانی میں دختر کے سامنے
کربل میں لا الٰہ کی تکمیل کے لئے — سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
اکبر یہ کہہ رہے تھے کہ خیمہ میں لے چلو — دم توڑ دوں جا کے مادرِ مضطر کے سامنے
عباس قاسم اکبر و اصغر تو چل بسے — ہے اب حسین نذر تو داور کے سامنے
گھر کو لٹا کے جاتے ہیں لو شاہِ کربلا — بخشش کا سہرا سر پہ ہے داور کے سامنے

۱۰۴ - مومنؔ - جناب مولا بخش صاحب انصاری اکبرآبادی

تنہا کھڑے تھے شاہ فوجِ ستمگر کے سامنے — زغے میں جیسے شیر ہو لشکر کے سامنے
لائی فرات پانی نہ اصغر کے سامنے — شرمندہ ہو گی ساقیٔ کوثر کے سامنے

ہارا یزید جیت ہوئی شاہِ دین کی — گو ہو گئے شہید ستمگر کے سامنے
ملنا تھا جس کو مرتبہ وہ مل گیا یزید — چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
اللہ کیا شجاعت آلِ رسول تھی — تھرا رہے تھے لاکھ بہتّر کے سامنے
اے شمر بہرِ بخششِ عصیاں تو حشر میں — کیا منہ جو آئے داورِ محشر کے سامنے
ہیں امتحان صبر و رضا میں وہ کامیاب — سر دے کے سارے کنبہ کو داور کے سامنے
نانا کہ تشنہ لب تھے یہ حکمت تھی راز تھا — ورنہ فرات لاکھ تھیں اصغر کے سامنے
گذرا حادثہ ضبط سے دل اُف نہ کی مگر — بھائی کا قتل جب ہوا خواہر کے سامنے
مجھ نیاز ناز ہے سر کو کٹے ہوئے — بندہ اک آ رہا ہے ترے در کے سامنے
لرزا ہوا زمین کو تھرایا آسمان — آیا جو تیر گردنِ اصغر کے سامنے
مومن غمِ حسینؑ میں گریاں ہی رہا تو ان — ہوں گے شفیع اشک یہ داور کے سامنے

۱۰۵۔ مطاہر۔ جناب سید محمد مطاہر صاحب اکبر آبادی بی ل کلکٹر

چلتی کسی کی کب ہے مقدر کے سامنے — بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے
اصغر کا خون مل کے شہِ دیں نے یہ کہا — یوں جاؤں گا میں داورِ محشر کے سامنے
سب قیدیوں میں ایک تلاطم ہوا بپا — آیا جو سر حسینؑ کا خواہر کے سامنے
اے شمر شہ پہ ظلم کئے یہ بڑا کیا — کس منہ سے جائے گا تو پیمبر کے سامنے
تصویرِ مصطفیٰ کو مٹایا غضب کیا — کہتے تھے شہ یہ شام کے لشکر کے سامنے
بولے حسینؑ ہو گی نہ بیعت یزید کی — یہ سر جھکے گا خالقِ اکبر کے سامنے
کہتا تھا حر کہ بخشش دیں میری خطا حضور — ہیں شرمسار ہوں نہ پیمبر کے سامنے
دے بھر کے جام ساقیِ کوثر کے لاڈلے — ہے اڑ گیا فقیر ترے در کے سامنے
بروضۂ نجف کبھی جا نہ سکا اے شہِ امم — مجھ سب ہوں گا قبر میں حیدر کے سامنے
عصیاں کو بخشنا مطاہر کے یا امام — جاؤں میں جب کہ خالقِ اکبر کے سامنے

۱۰۶۔ قہر۔ جناب سید مہدی حسینؑ صاحب زیدی شکوہ آبادی سپروائزر تعلیم سنٹرل جیل آگرہ

مرحب اُدھر گرا اِدھر عنتر گرا دیا بھاگا کسی نے خوف سے خنجر گرا دیا
تکبیر کی بلند کہ بس در گرا دیا اک شور تھا کہ قلعۂ خیبر گرا دیا
آساں ہوئیں ہیں مشکلیں حیدرؑ کے سامنے

خود کو غلام بھائی کو آقا کہا صدا ارماں رہا کہ بھائی کو بھائی نہیں کہا
اللہ رے اطاعتِ عباسؑ باوفا جب کچھ کہا امام نے سر کو جھکا دیا
اونچا کیا نہ سر کو برادر کے سامنے

سامانِ عیش اور وطن آہ گھر چھٹا عزت لٹی رسول کی سامان و زر لٹا
سارا چمن بتول کا دوپہر میں کٹا لیکن رضائے حق سے نہ پیچھے ذرا ہٹا
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

بٹھلائے اپنے لال قریں اور یہ کہا زینب تمہارے صدقہ ہوا اے مرے مہ لقا
بھائی پہ چھا گئی ہے مرے غم کی یہ گھٹا کل سب سے پہلے کیجیو تم اپنے سر فدا
شرمندہ کیجیو نہ پیمبرؐ کے سامنے

حضرت نے جو کہا وہ لعیں چپ سنا کئے مانا حدیث کی نہ وہ قرآن سے ڈرے
پانی دیا نہ ان کو لعیں خود پیا کئے ظلم و ستم حسینؑ پہ بے انتہا کئے
کاٹا سر حسینؑ کو خواہر کے سامنے

کڑیل جوان شبیہ پیمبرؐ گیا شہید عباسؑ ساجری و دلاور گیا شہید
تیرہ برس کا بشر غضنفر گیا شہید کل کا امام دین کا رہبر گیا شہید
پر انتہائے ظلم ہے اصغر کے سامنے

یارب تو اپنے قہر کی مقبول کر دعا عاصی ہے کھو چکا ہے تری یاد مطلقا
دل حب اہلبیت سے بھر دے تری ندا وسعت دے مجھ کو اور دہ توفیق کر عطا
پہونچوں مزارِ لختِ پیمبرؐ کے سامنے

١٠٧۔ مختار۔ جناب مختار احمد صاحب باغبانوی برائے خواجہ اکبر آباد

حجت تمام کرنی تھی لشکر کے سامنے — تا عذر ہو نہ داور محشر کے سامنے
شہ نے کہا یہ قوم ستمگر کے سامنے

اے قوم کیا نبی کا نواسہ نہیں ہوں میں — کہہ دو کہ تین روز کا پیاسا نہیں ہوں میں
کس طرح منہ دکھاؤ گے داور کے سامنے

بہتر ہے لوٹ جاؤ و یا کہ حسین کو — یا تم جہاں پہ اچھا سمجھتے ہو بھیج دو
پہونچا دیا یزید ستمگر کے سامنے

لیکن ہوا نہ قوم لعین پہ کوئی اثر — خنجر نکالا شاہ نے القصہ مختصر
تیر اس طرف سے آئے جو سرور کے سامنے

چلنے کی دھن سوار تھی رکنے کا کام کیا — پیدل ہو یا سوار ہو دو ہو کے رہ گیا
جب آگیا حسین کے خنجر کے سامنے

اک دم کے دم میں فوج ستمگر فنا ہوئی — پہلی تو صف نظر بھی نہ آئی کہ کیا ہوا
کیا تاب سنگریزوں کی گوہر کے سامنے

دل میں بھری ہوئی سگ دنیا کے آگ تھی — دولت سے کتنی شمر ستمگر کو لاگ تھی
شبیر کو شہید کیا زر کے سامنے

داغ غم حسین نبی کو دکھاؤں گا — مختار کربلا سے مدینہ کو جاؤں گا
پڑھ کر سلام روضۂ اطہر کے سامنے

١٠٨۔ ندرا۔ جناب حاج الحرمین الشریفین علی محمد خاں صاحب مدظلہ العالی اکبر آبادی

سلام

صد شکر ان کا جلوہ ہی ہر گھر کے سامنے — آنکھوں کے دل کے سینے کے زیور کے سامنے
کیوں حرملہ نہ سمجھا یہ اصغر کے سامنے — جانا ہے مجھ کو خالق اکبر کے سامنے

بیشک چراغِ خانۂ کعبہ حسینؑ ہیں — کہتے تو ہیں کہوں مہِ انور کے سامنے
کیا لطف ہوتا دوشِ نبی پر علیؑ ولی — کعبے کو پاک کرتے جو آذر کے سامنے
کافی ہے صرف لفظ تولا حسینؑ کا — اے میری معصیت ترے دفتر کے سامنے
قرآں تمام ایک ہی صورت میں یوں کیا — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
نیزہ پہ چڑھ کے بھی نہ جھکا غیر کی طرف — پھر سر بلند کس کا ہو اس در کے سامنے
اے تیری شان بند ہو پانی فرات کا — ابنِ جناب ساقیٔ کوثر کے سامنے
یوں پشت کربلا کو دکھاتے امام پاک — رہنا تھا تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے
اس وصل کا مزا کوئی پوچھے حسینؑ سے — جلوہ تھا کس کا سجدے میں خنجر کے سامنے
یہ عرض تیسری بھی خدا کی قبول ہو — دم نکلے اس کا روضۂ سرور کے سامنے

۱۰۹۔ نازؔ جناب سید انتظار رضا صاحب رضوی عالمی متعلم اکبرآبادی

قطعہ

تیری شان نماز کیا کہنا — اے عبادت نواز کیا کہنا
موت پر زیست تک چھپا یا ہے — تیرے مرنے کا راز کیا کہنا

سلام

جھک جائے عرش اوج مقدر کے سامنے — بستر اگر ہو اپنا ترے در کے سامنے
یوں رکھا حلق تیر ستمگر کے سامنے — اک کھیل گویا موت تھی اصغر کے سامنے
دل کھول کر پلا ہی دے اے ساقیٔ غدیر — جمگھٹ ہے تشنوں کا تو کوثر کے سامنے
خلقِ عظیم رہ گیا منہ دیکھتا ہوا — بھائی کا حلق کٹ گیا خواہر کے سامنے
حسرت سے دیکھتی رہی لیلیٰ تمام رات — شمع جلا کے چہرۂ اکبر کے سامنے
آغاز تھا نماز کا دوشِ رسول پر — تکمیل آج ہوتی ہے خنجر کے سامنے
آنکھوں میں اشک ہاتھ میں شمشیرِ حیدری — شہ یوں ٹھہر گئے تربتِ اصغر کے سامنے
الفت پہ بے زباں کی ستمگار رو دیے — محشر اٹھا خموشیٔ اصغر کے سامنے

نیزہ پہ فرق شاہ کی معراج دیکھ کر — کونین جھک گئے سرِ سرور کے سامنے
ہاتھوں پہ خود حیات کا خلعت لئے ہوئے — حیراں کھڑی تھی موت بہتر کے سامنے
شبیرؑ سر جھکائے ہوئے دل کو تھام کر — خط پڑھ رہے ہیں لاشۂ اکبر کے سامنے
مقبولیت کی نازؔ تجھے بھی سند ملے — پہونچے ترا سلام بھی سرور کے سامنے

۱۱۰۔ نائبؔ۔ جناب سید نائب رضا صاحب رضوی اکبرآبادی

قطعہ

اے حسینؑ اے جانِ احمدؐ شاہکارِ کربلا — اے حسینؑ اے قائلِ حق رہبرِ راہ رہنما
اے حسینؑ اے پاسبانِ امتِ ختمِ رسل — اے حسینؑ اے ناخدائے کشتیٔ دینِ خدا

سلام

عباسؑ و قاسم و علی اکبر کے سامنے — ہر ایک پاس آس تھی سرور کے سامنے
جاں کیوں نہ کرتا اپنی تصدق امام پر — حق تھا نگاہِ حُرِّ دلاور کے سامنے
تربت بنا کے کہتے تھے اصغرؑ کی شاہِ دیں — کس منہ سے جاؤں بانوئے مضطر کے سامنے
محویتِ حسینؑ تھی اس وقت دیدنی — جس وقت سر تھا سجدۂ خالقِ داور کے سامنے
امت نوازیٔ شہِ دلگیر الاماں — مقتل میں سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
یہ آرزو ہے نائبؔ محزوں کی اے خدا — مرقد ہو اپنا روضۂ سرور کے سامنے

۱۱۱۔ نظیرؔ۔ جناب نظیر خاں صاحب کربلائی اکبرآبادی

لشکر ہے اور نہ صاحبِ لشکر کے سامنے — سر جھک رہا تھا خالقِ اکبر کے سامنے
بابا گئے ہیں جب سے خبر تک مری نہ لی — صغرا کا یہ بیاں تھا کبوتر کے سامنے
راضی رضائے حق پہ اور امت کے واسطے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کہتے تھے شاہ پانی پلا دو صغیر کو — اصغر زباں دکھاتے تھے لشکر کے سامنے
ہے آرزو نظیرؔ کی تیری جناب میں — مدفن ہو میرا روضۂ اطہر کے سامنے

۱۱۲۔ ثابت۔ جناب سید ذوالفقار حیدر صاحب تلمیذ حضرت مصطفےٰ اکبرآبادی مدظلہ العالی

بہرِ نجات آیا وہ رہبر کے سامنے / باغِ جناں تھا حُرِ دلاور کے سامنے
یوں کربلا میں حضرتِ عباسؑ لڑتے تھے / جیسے علیؑ لڑے تھے پیمبرؐ کے سامنے
صغرا کا نامہ آیا ہے اٹھ کر اسے پڑھو / کہتے تھے شاہ لاشۂ اکبرؑ کے سامنے
اصغر کا خون چہرے پہ مل کر یہ بولے شہ / جاؤں گا اس طرح سے پیمبرؐ کے سامنے
بڑھ بڑھ کے تیر مارتے تھے وہ حسینؑ پر / آتے نہ تھے جو ڈر سے غضنفر کے سامنے
اشکِ غمِ حسینؑ سند ہیں بہشت کی / جا کر رکھوں گا شافعِ محشر کے سامنے
میں مبتلائے الفتِ حیدرؑ ازل سے ہوں / کہہ دوں گا ثابت خالقِ اکبر کے سامنے

۱۱۳۔ نادم۔ جناب محمد لطیف صاحب اکبرآبادی تلمیذ حضرت مصطفےٰ اکبرآبادی مدظلہ

پھر تیغ خم تھی تیغ زنوں کے سامنے / کیا آتا کوئی سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
تکمیلِ بندگی کے لیے قتل گاہ میں / سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
کس کی مجال تھی کہ اٹھاتا نگاہ کو / میداں میں ہم شبیہِ پیمبرؐ کے سامنے
باقی رہا تھا دیں پہ مٹنے کو اک صغیر / لائے ہیں شاہ اس کو بھی لشکر کے سامنے
امت کے بخشوانے کی خاطر سہی تھی ظلم / مجبور ہی کب تھی جانِ پیمبرؐ کے سامنے
دل میں ازل سے قوتِ ایماں تھی موجزن / خم کیوں نہ جھکتا سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
نادم ہو دیدِ روضۂ سرورؑ تجھے نصیب / ہر دم دعا ہے خالقِ اکبر کے سامنے

۱۱۴۔ نہاں۔ جناب شیخ نظر محمد صاحب اکبرآبادی تلمیذ حضرت مصطفےٰ اکبرآبادی

سر جھک رہا تھا خالقِ اکبر کے سامنے / سمجھو نہ سر حسینؑ کا خنجر کے سامنے
اعدا تھے ماند یوں علی اکبرؑ کے سامنے / جس طرح ذرے مہرِ منور کے سامنے
مٹتے جو دیکھا دینِ خدا و رسولؐ کا / سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
رکھ کر رسولؐ سوتے تھے کل جس کو سینے پر / وہ سر رکھا ہے آج ستمگر کے سامنے

کھینچا جو رن میں تیغ دو پیکر کو غیض میں
ٹھہرا نہ کوئی سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

رو رو کے بنتِ فاطمہ کہتی تھی بار بار
محشر میں داد لوں گی میں داور کے سامنے

قرآں ہو جیسے رحل پہ شبیرؑ لائے یوں
اصغرؑ کا ہدیہ خالقِ اکبر کے سامنے

دل میں نہاں ہے صرف یہی ایک آرزو
دم نکلے میرا روضۂ سرور کے سامنے

۱۱۵۔ نظامؔ۔ جناب غلام نظام الدین صاحب چشتی فتحپوری

بابِ حریم عرش کھلا سر کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

سب دیکھتا ہے دیکھنے والا وفا جفا
محشر بپا ہے داورِ محشر کے سامنے

اللہ رے کمال رضا کا رہی حسینؑ
خوش ہو کے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے

وہ گھر شکار گردشِ ایام ہو گیا
بابِ حریم ناز تھا جس گھر کے سامنے

صد حیف کربلا میں مٹایا گیا وہ گھر
کعبہ نے سر جھکایا تھا جس گھر کے سامنے

میدانِ عشق جیتنے کی گھات مل گئی
فاتح نے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے

اللہ رے وہ خشک زباں وہ دعائے خیر
دفتر کھلیں گے داورِ محشر کے سامنے

ذکر حسینؑ ذکر خفی ہے کہ قرب ذات
قرآن پڑھ رہا ہوں پیمبرؐ کے سامنے

ذوقِ ولا میں کس کو خبر تھی فرات کی
پانی تھا آبِ زیست بھی کوثر کے سامنے

پڑھ لو نظامؔ منقبتِ شاہِ کربلا
جانا پڑے گا داورِ محشر کے سامنے

۱۱۶۔ وفاؔ۔ جناب شنکر لال صاحب سیمابی اکبرآبادی

تقریرِ شہ سنانے کی وہ لشکر کے سامنے
کر دیتی موم ہوتی جو پتھر کے سامنے

کیا جانبِ فرات وہ کرتے کچھ التفات
کوثر تھا سبطِ ساقیِ کوثر کے سامنے

صغرا کی کچھ خبر نہ ہوئی اہلبیت کو
آنسو بہائے خط لئے کبوتر کے سامنے

ثابت ہے اس سے شامیوں کی صاف بزدلی
تھے سینکڑوں لعین بہتّر کے سامنے

تھا کوئی راز ورنہ تھی کیا فوجِ اشقیا
ابنِ علی شجاع و دلاور کے سامنے

تفسیر ہے یہ رازِ شہادت کی مختصر — توحید کی گواہی تھی خنجر کے سامنے
رن میں امامِ کعبہ نے حجت تمام کی — تقریر کر کے فوجِ ستمگر کے سامنے
بے پردہ رہ سکے نہ حرم ہو کے ننگے سر — در پردہ تھے ہر ایک نظردر کے سامنے
تیرہ نصیبیوں نے نہ دی فرصتِ نگاہ — صبحِ وفا تھی شام کے لشکر کے سامنے
ہوتا اگر نہ صبر و رضا کا معاملہ — کیا آتا کوئی سبطِ پیمبر کے سامنے
ان ظالموں کا جن سے ہوئی خاک لالہ زار — کیا ہوگا حال داورِ محشر کے سامنے
تنظیم دین تھی مدِ نظر اس لئے وفاؔ — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۷۱۱۔ وفاؔ ۔ جناب محمد سرفراز خاں صاحب وارثی اکبرآبادی ساکن بادوگنج چھاؤنی آگرہ

تیغ و تبر نہ نیزہ و خنجر کے سامنے — سجدہ میں سر تھا خالقِ اکبر کے سامنے
اے دشتِ کربلا ہوئے جہاں پہ جو ستم — رہنا گواہ داورِ محشر کے سامنے
اکبر کی یاد تھی علیؑ اصغر کا تھا خیال — ارمانوں کا جنازہ تھا مادر کے سامنے
لاشے کو اس کے ہائے کفن بھی نہ مل سکا — آیا تھا حُلّہ جس کو پیمبر کے سامنے
لرزا فلک زمین ہلی گھبرا گئے ملک — جب سر رکھا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
اے دشتِ کربلا ترے اوراقِ خونچکاں — دُہرائیں گے حسینؑ پیمبر کے سامنے
دل پارہ پارہ ٹکڑے جگر لب پہ شکر تھا — سرور کھڑے تھے لاشۂ دلبر کے سامنے
اہلِ فلک کی تھا یہ زباں پر کہ خیر ہو — نرغہ میں جب حسینؑ تھے لشکر کے سامنے
اللہ رے انقلاب بھرا گھر اجڑ گیا — گویا قیامت ہو گئی سرور کے سامنے
ساحل سے پیاسا جاتا ہے جہاں ترا فرات — کیا آبرو رہی تری کوثر کے سامنے
اہلِ وفا نثار ہوئے شہ پہ سرفرازؔ — پھیرا نہ منہ یہ شان تھی خنجر کے سامنے

۱۱۸ - ولی - جناب مولوی ولی الدین صاحب چشتی رئیس فتحپوری

خم ہوں تصوّرِ رخِ حیدرؑ کے سامنے — کعبہ کھلا ہوا ہے مرے سر کے سامنے
اشکِ عزا نہیں دلِ مضطر کے سامنے — تسنیم کی سبیل ہے کوثر کے سامنے
مدحت سرا ہوں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے — بلبل چہک رہا ہے گلِ تر کے سامنے
پڑھ کر سلام روضۂ سرورؑ کے سامنے — کوثر لٹاؤں ساقیٔ کوثر کے سامنے
فردوس یا جھکیں ترے در کے سامنے — جنت ہے صحنِ باغ ترے گھر کے سامنے
کردوں گا نذر تحفۂ داغِ غمِ حسینؑ — پہنچوں گا جب میں داورِ محشر کے سامنے
لرزاں تھے فوجِ کفر کے سرکش بڑے بڑے — سر خم تھے ابنِ فاتحِ خیبر کے سامنے
بے دین یہ چاہتے تھے کہ حق ہو سکے نہ حق — لیکن چلی نہ ان کی مقدر کے سامنے
تر ہے ثنائے حیدرؑ کرار میں زباں — خم ہو نہ کیوں فلک سرِ منبر کے سامنے
یادِ رخِ حسینؑ میں ڈوبا ہوا ہے دل — قرآں کھلا ہے دیدۂ مضطر کے سامنے
سر ہیں رواں شہیدوں کے پیشِ سرِ حسینؑ — جھکتی ہے چاندنی مہِ انور کے سامنے
یارانِ حشر یادِ ولی کی نہ بھولنا — ہو میکشی جو ساقیٔ کوثر کے سامنے

گذارش

گذشتہ تین سال سے بزم ادب شاہ گنج آگرہ سالمہ کی خدمت انجام دے رہی ہے اور انکی سالانہ شائع کرا کے اکثر مفت تقسیم کر رہی ہے۔ خیال یہ تھا کہ حضرات شعرا ہمدردانِ سالمہ ذوقِ سلیم رکھنے والے حضرات ہر سال ۳۰۰۔۴۰۰ کاپیاں خرید کر بزم ادب کا کچھ ہاتھ طباعت کے خرچ میں بٹا دیں گے لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ لڑائی کی وجہ سے کاغذ اور چھپائی کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ مزید براں سلاموں کی تعداد ہر سال بڑھتی جا رہی ہے لہٰذا جملہ ہمدردانِ سالمہ سے گذارش ہے کہ اپنے حلقۂ اثر میں مجموعۂ سلام کی کاپیاں فروخت کرائیں تاکہ بزم ادب کچھ تو بار سے سبکدوش ہو۔ جو حضرات اس امر میں کوشش فرماویں گے آیندہ سال کی رپورٹ میں انکے اسمائے گرامی کی فہرست دیجا دیگی۔

احقر زمن سید غلام علی احسن سکریٹری۔ ۱۰ اپریل [illegible]

کلام غیر طرح

رباعیات

رعنا - جناب شکور احمد صاحب اکبرآبادی

ایک ایک اسیر زندگی نے مانا — اللہ ہنگامِ اجل کسی کسی نے مانا
کچھ دل ہیں تو قائل ہیں ہاں شئی خالق — اللہ کو اللہ سبھی نے مانا

جب راہبر جادۂ رسالت ہوئے محمدؐ — عالم کے لئے قابلِ تعظیم ہوئے
نکلا نہ دو عالم میں جو ثانی انکا — بات اور بڑھی احمدؐ بے میم ہوئے

دنیا میں لقب حاملِ اسلام ہوا — علیؑ حق سے آغاز حق پہ انجام ہوا
ادنیٰ پہ یہ شفقت کہ علیؑ کہلائے — اعلیٰ سے یہ نسبت کہ علی نام ہوا

بندے کی خدائے ازلی سے باتیں — قرآن الہام کے پردے میں کسی کی باتیں
اسلام نے جمع کر لیا ہے ان کو — قرآن ہے اللہ و نبی کی باتیں

معلوم نبی کو ہے حقیقت کیا ہے — نبوت کیا اس کے منازل ہیں ریاضت کیا ہے
دنیا کہتی ہے صرف پیغامبری — اللہ سمجھتا ہے رسالت کیا ہے

اللہ دل حق آشنا دیتا ہے — امامت پہ دے وہی آنکھوں کو اٹھا دیتا ہے
یہ علم و عمل سے نہیں ہوتی حاصل — ملتی ہے امامت جو خدا دیتا ہے

مریم سے کہیں بلند رتبہ پایا — فاطمہ بابا سلطانِ انبیاء سا پایا
بیٹے حسنینؑ سے علیؑ سا شوہر — اللہ سے فاطمہ نے کیا کیا پایا

پیدا جو یہ زہرا کا گُل اندام ہوا — حسنؑ مسرورِ دل بانیٔ اسلام ہوا
صورت تھی نبیؐ کی اور علیؑ کے تیور — تھا حسن سراپا تو حسنؑ نام ہوا

کیوں ہو نہ ہر اہلِ درد شیدائے حسینؑ حسینؑ واجب ہے مسلماں پہ تولائے حسینؑ
جب آتا ہے آفاق میں روزِ عاشور ہر ذرے سے آتی ہے صدائے حسینؑ

لاکھوں شہِ مشرقین کہنے والے دیگر اسلام کا نورِ عین کہنے والے
قاتل کا ملیگا نام لیوا نہ کوئی موجود ہیں یاحسینؑ کہنے والے

آفاق میں ایسا کوئی رہبر نہ ہوا دیگر راضی کوئی یوں اسکی رضا پر نہ ہوا
شبیر نے ایک دن میں جو صبر کیا ایوب کو عمر بھر میسر نہ ہوا

یہ باعثِ لطف و کرم عام بنے دیگر اک روز میں اسلام کے سب کام بنے
باقی نہ رہی جان تنِ اسلام میں جب سر دے کے حسینؑ جانِ اسلام بنے

دل ہے بیتاب چشم نم ہے اب تک دیگر ماتمِ غم دنیا میں بیش و کم ہے اب تک
رکھی جاتی ہے ہر محرم میں سبیل شبیر کی پیاس کا غم ہے اب تک

بیعت کے لئے کیا کیا کاوش نہ ہوئی دیگر کیا کیا نہ کیا کونسی کوشش نہ ہوئی
واللہ حسینؑ ثم باللہ حسینؑ وہ کوہِ وقار تھا کہ جنبش نہ ہوئی

گو رنگ فلک حد سے زیادہ بدلا دیگر حق کی منزل نہ غم کا جادہ بدلا
شبیر بدل گیا زمانہ تجھ سے تو نے نہ مگر اپنا ارادہ بدلا

دیکھا جو یہ زورِ ناتواں کانپ گئے دیگر تھرائی زمیں آسماں کانپ گئے
شبیر نے کربلا میں عاشور کے دن وہ صبر کیا کہ دو جہاں کانپ گئے

ایمان کا اہلِ شام میں نام نہ تھا دیگر قرآں سے بغاوت کے سوا کام نہ تھا
وہ کفر کے چرچے تھے کہ خالق کی پناہ ہوتے نہ حسینؑ اگر تو اسلام نہ تھا

سن کر غمِ کربلا جگر پانی ہے دیگر اک معجزۂ کمالِ انسانی ہے
اللہ کو ناز ہو تو کچھ دور نہیں بندوں کی یہ بے مثال قربانی ہے

اسلام کی مشکلوں کو آسانی دی　　دیگر ایثار کے جذبہ کو فراوانی دی
کام آئے سب جو ان بچے بوڑھے　　شبیرؑ نے ہر طرح کی قربانی دی

کربلا کا جنگل ہے رات ہے اندھیرا ہے　　قافلہ مدینہ کا سر کٹائے سوتا ہے
شامیوں نے کیا پایا دین سے دغا کر کے　　آج اُن کے قبضہ میں دین ہے نہ دنیا ہے
حق کی موت کیا کہنا دیکھنا شہیدوں کو　　خون میں غرق چہروں سے زندگی ہویدا ہے
اُن کی جنگ سے عالم کربلا میں کیا ہوگا　　جن کا نام لینے سے کفر تھرتھراتا ہے
کیوں نہ بنیں تسبیحیں اُن کی خاک تربت سے　　کربلا کی مٹی میں خون دل ملایا ہے
کل جسے پیمبر نے دوش پر جگہ دی تھی　　گرم ریگ صحرا پہ آج اُس کا لاشہ ہے
کل جسے مٹایا تھا نا شناس دنیا نے　　آج اُس کے مدفن پر سر جھکا زمانہ ہے
یوں تو زد پہ قاتل کے اک گلا تھا اصغر کا　　چھد گئے ہیں دل کتنے بعد کو خبر کیا ہے
خوں میں ڈوب کر کشتی پار ہو گئی طوفاں سے　　دین اور اُبھرے گا کفر دیکھا کیا ہے
خلد کی جو حسرت ہے کربلا چلو رعنا　　خلد کی طرف رستہ کربلا سے نکلا ہے

ولی۔ جناب ولی الدین صاحب چشتی رئیس فتح پور سیکری

ثابت کیا ثبات محبت امام نے　　سلام سر دیا حسینؑ علیہ السلام نے
بڑھ کر نماز خنجر قاتل کے سامنے　　تو قیر حسن و عشق بڑھا دی امام نے
کیا کیا ستم کئے سیہ اہل شام نے　　لیکن دعائے بد نہ نکالی امام نے
بیڑا کیا ہے پار شہ تشنہ کام نے　　پیدا ہوئے تھے ڈوبتی کشتی کو تھام نے
زندہ رہے گا تا بہ قیامت خدا رکھے　　بنیا کیا وہ نام شہ نیک نام نے
بے پردہ جا رہی ہیں سوئے شام دختریں　　دیکھا نگاہ بھر کے نہ مارہ تمام نے
دریائے خوں میں ڈوب کے ساحل بنا گئے　　کیا شان ناخدائی دکھائی امام نے

مئےخانۂ الست کے میکش بھڑک اٹھے / ساقی لگا دی آگ ترے اک جام نے
کیا ڈالتے نظر شۂ والازات پر / لہرا رہے تھے کوثر و تسنیم سامنے
بزمِ ادب کو کھیل تماشہ بنا دیا / مٹی خراب کی ہے سخن کی عوام نے
اس بادہ کش کا نام وفی ہے خدا کی شان / رہتا ہے روز ساغر و مے جس کے سامنے

یہ سلام بعد میں آئے۔ اس لئے بے سلسلہ شائع کئے جاتے ہیں۔

باقر۔ جناب سید باقر حسینؑ صاحب زیدی بلتستکار ججی بھرت پور ریٹائرڈ

رکھا تھا سر حسینؑ نے خنجر کے سامنے / سلام — یا شانِ صبر و شکر تھی داور کے سامنے
اللہ رے قرب و وصل رسولِ کریم کا / ادنیٰ سا اک حجاب تھا داور کے سامنے
ذرات سنگ ہاتھ میں رطب اللساں ہوئے / پڑھتے تھے کلمہ جن کا پیمبرؐ کے سامنے
بولے نبی کہ کل اسے دوں گا نشانِ فتح / گاڑے گا جو علم درِ خیبر کے سامنے
تشبیہ میں نبی و علیؑ کی یہ شان ہے / طالع ہو ماہ مہرِ منور کے سامنے
تھا اتصال بیتِ خدا و بتول کا / عصمت کا در کھلا تھا اسی در کے سامنے
مولودِ کعبہ کا یہ شرف بے مثال ہے / دیوار در بنی تھی مادرِ حیدرؑ کے سامنے
اسلام والو سبطِ پیمبرؐ تھا بے گناہ / جس کو کہ قتل کر دیا خواہر کے سامنے
وہ آلِ مصطفےٰ تھی جو بندی میں لائے تھے / لے جاتے تھے شقی جسے ہر در کے سامنے
خوں پیاس میں بہا کے شہیدانِ کربلا / دورِ حیات پا گئے داور کے سامنے
اعدا کو تھا گماں کہ رسولِ خدا ہیں یہ / مقتل میں آئے جب علی اکبر کے سامنے
باقر کی التجا ہے یہ ربِّ کریم سے / سیراب ہوں میں ساقیٔ کوثر کے سامنے

باقر۔ جناب حکیم سید باقر علی صاحب ساکن گڈھیا حکیم صاحب آگرہ

کیا تیغ کی ابا ط ہے اکبر کے سامنے / آئینہ لا رہے ہیں سکندر کے سامنے

جاتی نہیں ہے پیش مقدر کے سامنے
بھائی ہو قتل ہائے برادر کے سامنے

کھینچا جو ذوالفقار کو شہ نے نیام سے
ٹھہری سپاہِ شام نہ سرور کے سامنے

نعرہ کیا جو آ کے یزیدی سپاہ میں
آیا نہ پھر شقی کوئی اکبر کے سامنے

پکڑے ہوئے مہار تھے اونٹوں کی راہ میں
نیزوں پہ سر تھے عابدِ مضطر کے سامنے

باطل سے دب کے زیست ہی یا راہِ حق میں موت
ہے راہ صاف سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

حجت تمام کرنے کو پانی کی چاہ تھی
کیا تھی فرات ساقیِ کوثرؐ کے سامنے

دل میں رہی چھپائی ہوئی کینہ و نفاق
کچھ کر سکے لعین نہ حیدرؑ کے سامنے

نانا کا کلمہ لب پہ تو اس پہ یہ ستم
کس منہ سے جائیں گے یہ پیمبرؐ کے سامنے

اکبر جو رن میں آئے تو کائی سی پھٹ گئی
ظلمت کو تاب کیا مہِ انور کے سامنے

باقرؔ کروں گا شکوۂ بیدادِ روزگار
پہنچوں گا جب میں سبطِ پیمبرؐ کے سامنے

قمرؔ ۔ جناب سید الیاس احمد صاحب تلمیذ جناب قمر مراد آبادی

ایک ایک ہو کے سارے شہیدِ وفا ہوئے
اُف تک نہ کی کسی نے بھی خنجر کے سامنے

اللہ رے یہ شوقِ شہادت حسینؑ کا
بے خوف ہو کے جاتی تھی لشکر کے سامنے

فکرِ لقائے امتِ عاصی تو دیکھئے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

کترا رہا تھا لشکرِ کفار خوف سے
آتا نہ تھا کوئی علی اکبر کے سامنے

معصوم شیرخوار کی وہ آہِ تشنگی
پیاسا تڑپ رہا تھا جو مادر کے سامنے

کرکے شہید آلِ محمدؐ کو نابکار
جائیں گے کیا وہ داورِ محشر کے سامنے

کیا حشر ہوگا جانے لعینوں کا روزِ حشر
جائیں گے جب کہ داورِ محشر کے سامنے

اے کاش یہ دعا مری مقبول ہو قمرؔ
نوحہ پڑھوں یہ روضۂ اطہر کے سامنے

رضیؔ ۔ جناب منشی رضی الدین خاں صاحب تلمیذ حضرت ندا اکبرآبادی

ہر ذکرِ کربلا کا مجھ احقر کے سامنے
بنتا ہے کوہِ غم دلِ مضطر کے سامنے

اصغر کی لاش ہاتھوں پہ آنکھوں میں اشکِ غم
منظر یہ تھا حسینؑ دلاور کے سامنے

سردارِ کائنات نے چوما جو لاکھ بار
کس طرح ہاتھ بڑھتا وہ ابتر کے سامنے

اُس دور میں جو ہوتا مقابل علیؑ کے بھی
ٹھوکر کو بھی وہ مارتے عنتر کے سامنے

جب جاؤں لے کے رضّی مزار نبیؐ ہوا بلند
ہو قبر میری مرقدِ قنبر کے سامنے

کریم - جناب شیخ عبد الکریم صاحب روپی منڈی شاہ گنج آگرہ تلمیذ حضرت نادر اکبرآبادی

ایسی تھی فوجِ اشقیا سرورؑ کے سامنے
بادِ خزاں ہو جیسے گلِ تر کے سامنے

مداحِ اہلبیتؑ ہوں اور وصفِ پنجتنؑ
کہدوں گا صاف داورِ محشر کے سامنے

افسوس العطش کی صدا اہلبیت میں
دریا بھرا ہو فوج بد اختر کے سامنے

نکلے جو جان تو دیکھ کے گنبد حسینؑ کا
اور قبر ہو تو روضۂ اطہر کے سامنے

گردن اٹھائی نذر کو گودی میں شاہ کی
آیا جو تیر حضرت اصغر کے سامنے

للہ کربلا میں بلا لیجئے حسینؑ
اس بینوا کریم کو اس در کے سامنے

ملک - جناب مرزا محمد ذکر صاحب خلف و جانشین رئیس مرحوم اکبرآبادی

درباری کھڑے تھے سرِ سرور کے سامنے
قرآں کھلا رکھا ہے ستمگر کے سامنے

بچہ نے حلق کر دیا لشکر کے سامنے
کڑکی کمان جب علی اصغر کے سامنے

کرتا ہے شمر نذر ستمگر کے سامنے
بھائی کے سر کو زینب مضطر کے سامنے

عباسؑ تھے علم لئے لشکر کے سامنے
حیدرؑ کھڑے تھے جس طرح خیبر کے سامنے

محضر پہ لکھ دیا تھا پیمبرؐ کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

قاسم کی ماں کے بین سے پتھر بھی رو اٹھے
لائے حسینؑ نعش کو جب در کے سامنے

پیاسے ہیں تین روز کے دریا یہ کہتا تھا
شرمندہ ہوں میں سبط پیمبر کے سامنے

بھاگی جو خوف سے تو چھپی جا کے ابر میں
بجلی تڑپ کے تیغ دو پیکر کے سامنے

روکا سپر سے صبر کی کیا کیا امام نے
جو وقت آئے عابدِ مضطر کے سامنے

منہ پھیر پھیر کر لگے رونے لعین سب — سوکھی زباں نکالی جو لشکر کے سامنے
سوکھی زباں دکھائی تو بچہ یہ تھا یہ ظلم — پانی کے بدلے تیر تھا اصغر کے سامنے
شرمندگی حسینؑ کو تھی اس قدر ملک — اصغر کی لاش لائے نہ مادر کے سامنے

مشتاق۔ جناب حاجی مشتاق احمد صاحب مرادآبادی تلمیذ جناب جوہر مرادآبادی

حیدر کا شیر آیا جو لشکر کے سامنے — سینہ سپر کئے ہوئے خنجر کے سامنے
خود نور نانا نور شجاعت کا اس پہ حسن — شرمندہ مہر تھا رخ انور کے سامنے
فرماتے تھے امام رضینا بلا قضا — چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
کیسے جری تھے آل پیمبر کے نوجواں — ایک ایک لڑنے جاتا تھا لشکر کے سامنے
مردود جو شریک تھے قتل حسینؑ میں — جائیں گے کیسے داور محشر کے سامنے
دہشت تھی ایسی دل پہ گروہ یزید کے — آتے تھے جاں کے خوف سے ڈر ڈر کے سامنے
امت کو نانا جان کی بخشانے کے لئے — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
یارب دعا قبول ہو مشتاق کی ضرور — جان نکلے اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

نصرت۔ جناب امداد حسین صاحب مرادآبادی تلمیذ جناب جوہر مرادآبادی

جب تیغ کھینچی شاہ نے لشکر کے سامنے — آیا نہ کوئی سبط پیمبر کے سامنے
اللہ رے شجاعت ابن رسول پاک — تھی کتنی فوج ایک دلاور کے سامنے
باد خزاں کی مثل سر ان کے اڑا دیے — بڑھ کر جو آیا شاہ کے خنجر کے سامنے
سیف غضب نے کاٹ کے سر ڈھیر کر دیا — پھر لیکی ان کو کاٹ کے افسر کے سامنے
اس ظلم پر بھی دہر سے سمجھاتے تھے حسینؑ — جانا ہے تم کو حق کے پیمبر کے سامنے
ہونے تھے ختم ان پہ شہادت کے مرتبے — پائیں ہزار کیا تھے بہتر کے سامنے
امت کی مخلصی تھی شہادت پہ منحصر — یوں سر رکھا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
روح الامین خلد کے میوے کھلاتے تھے — حسنینؑ بھوکے ہوتے جو سرور کے سامنے

مدحت میں آل پاک کی نصرت رہو مدام — حق سے جزا ملے گی پیمبرؐ کے سامنے

ناظم۔ جناب سید حیدر حسینؑ صاحب شکارپوری تلمیذ میر نفیس مرحوم و مغفور

ذیشان ہو کون نفسِ پیمبرؐ کے سامنے — کیا قدرِ خارِ خشک گلِ تر کے سامنے
شانِ سلیماں کیا رہے حیدرؑ کے سامنے — کیا فرد کی بساط ہے دفتر کے سامنے
برتر شرف میں کون ہو حیدرؑ کے سامنے — کیا ذرہ چمکے مہرِ منور کے سامنے
اللہ رے کربلا کے گلستاں کی نوبہار — فردوس کیا ہے روضۂ سرور کے سامنے
بزمِ عزائے شاہ میں پایہ یہ پایا ہے — کیا فوقیت ہے عرش کو منبر کے سامنے
کرتے تھے اپنی بیٹیؑ کی تعظیم مصطفےٰ — آتی تھیں جب کہ زہراؑ پیمبرؐ کے سامنے
اکبر کے غم میں کیسے نہ روئیں حسینؑ آہ — بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے
عباسؑ روئے بالی سکینہ کی پیاس پر — ہو کر شہید پہونچے جو کوثر کے سامنے
حیرت ہے مجھ کو کیوں نہ قیامت ہوئی بپا — سر شہ کا کاٹا شمر نے خواہر کے سامنے
روزِ ازل جو بارِ شہادت اٹھایا تھا — سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
راہِ خدا میں قتل کا اپنے یہ شوق تھا — پھر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
جوہر دکھا دے نظم کے جو ہوں وہ شوق سے — ناظم ہے قدر صاحبِ جوہر کے سامنے

آل انڈیا مسالمہ

آئندہ سال سنہ ۱۳۶۱ھ میں واقعہ کربلا کو پورے ۱۳۰۰ سال ہو جاویں گے۔ اس ۱۳۰۰ سالہ یادگار کے سلسلہ میں منجانب بزم ادب شاہ گنج آگرہ اس سالانہ مسالمہ کو آل انڈیا مسالمہ کیا جاویگا۔ اور مشاہیر شعرائے کی شرکت کا انتظام کیا جاویگا۔ امید ہے کہ ہمدردان ۱۳۰۰ سالہ یادگار مسالمہ اس کو کامیاب بنانے میں خاص دلچسپی کا اظہار فرما کر ابھی سے اس کے انتظام و انصرام شروع فرما دیں گے [illegible] والے حضرات اس مسالمہ کے تاریخ اور وقت سکریٹری سے دریافت فرما سکتے ہیں۔

احقر زمن:۔ سید غلام علی احسن سکریٹری۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء